نمبر ۹ | قادیان دارالامان - ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

گذشتہ ۸ نمبرون کے مطالعہ سے ناظرین پر یہ امر منکشف ہوا ہوگا کہ بعض ہفتے قادیان مین ایسے بھی گذرتے ہین کہ جن مین کوئی ایسی تقریرین یا مضامین یہان ذکر نہین ہوئین جو بجائے ۶ صفحون کے البدر کے ۴ صفحون مین ہی آسکے اگرچہ بعض اوقات حضرۃ اقدس کی تقریر اس قدر وسیع اور طویل ہوتی ہے کہ اگر اسے پورا نقل کیا جاوے تو مشکل سے ایک یا دو تار یخین ۶ صفحون مین آسکتین - اس لئے مجھے موقعہ ملجاتا ہے کہ بہ حیثیت ایک قومی خادم ہونے کے دوسرے مضامین پر قلم برداشت کیا جاوے اور اسی ضمن مین وہ احمدیہ جماعت کے باہمی تعارف ما کے عنوان سے ایک مضمون کسی آئندہ نمبر مین درج ہوگا لیکن گذشتہ ایام مین جبکہ مین لاہور ٹھہرتا ہوا سیالکوٹ ایک شہادت ادا کرنے کو گیا تھا تو بعض احباب کے خیالات اندازہ کرنیکا عمدہ موقعہ ملا تھا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت مین بفضل خدا ایسے دماغ اور دل بھی ہین جن کو ایجاد تجویز اور تدبیر مین ایک خاص ملکہ حاصل ہے اور وہ احمدی قوم کو اس الٰہی مشن کی خدمت اور اشاعت اور تبلیغ کے واسطے وسعت اور فراخ حوصلگی سے کام لینے پر اپنے خیالات کے اظہار سے خوب توجہ دلا سکتے ہین اور ہر ایک مقام پر جسقدر احمدیہ جماعتین ہین ان کو کیا کیا امور مد نظر رکھکر اپنے جلسون کی ترقی اور انتظام مین کوشش کرنی چاہئے اور کس طرح اخوت اسلامی کا ایک نمونہ ان مقامی جماعتون مین ہونا چاہئے وہ اظہار کر سکتے ہین - یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ ایک آسمانی مصلح کی جو تعلیم اس وقت احمدی قوم کو ہے اس سے بڑھکر کوئی نئی تعلیم آپکا حواری پیش نہین کر سکتا مگر تاہم سعید طبائع اپنے بعض افراد کی خاطر امر معروف کے طور پر آپس مین باہمی یگانگت اور اتحاد کی زیادتی کیواسطے اگر اُسی تعلیم کے ایک ایک فقرہ پر بسط سے لکھنا چاہین تو اُس تعلیم کی مثال ایسی ہوگی جیسے انگشتری مین ایک نگینہ جڑا جاوے - مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ حضرۃ اقدس کی بڑی تمنا ہے کہ آپ کی مصنفہ کتب کو خوب غور سے مطالعہ کرکے مخالفین کے اعتراضون کے جواب سیکھے جاوین اور فن استدلال اور کلام جو آپکا ایجاد شدہ ہے اس سے طبائع مین ایک خاص ملکہ پیدا کیا جاوے اور اسی لئے آپنے کچھ عرصہ گذرا کہ تجویز کیا تھا کہ ایک امتحان احمدی جماعت کا خاص خاص تصنیفات مین ہو تو حضرۃ اقدس کی اس تمنا کو بجالانے کی بذریعہ مضامین تحریک کی جاوے گذشتہ ایام مین فن مباحثہ اور مناظرہ کے بارہ مین جو نوٹ ہم نے حضرت کی تقریرون سے انتخاب کرکے لکھے ہین اون پر قوم کی ایک خاص توجہ دلائی جاوے اور ان خدمات کے بجالانے کے واسطے ہر ایک مقام کی جماعت کو کیا انتظام کرنا چاہئے کس طرح سے ہر سال ہر ایک جماعت ایک دو ممبر طیار کرکے حضرۃ کی خدمت مین پیش کرے کہ اس نے فلان قسم کی دینی خدمت بجالانیکی اس اثنا مین طیاری کی ہے تو اس قسم کی تحریک اور ترغیبین کرنی اور بذریعہ اپنے خداداد علم اور فضل کے دوسرون کو اس سے متمتع کرنا کسی صورت مین ثواب سے خالی نہ رہیگا ظاہر ہے کہ احمدیہ مشن کو ایسے لوگون کی بہت ضرورت ہے جو دین حق کی تبلیغ اور خدمت کے واسطے اپنے اوقات کو وقف کرین لیکن اگر ایک شخص اپنا وقت تو وقف کرتا ہے مگر اُسے وہ خدمت بجالانے کا ڈھنگ اور طرز نہین آتا تو اُس کا وقت کو وقف کرنا کس کام کا ہے تو اس سے قوم کی خدمت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکے لئے سب سے اول اوسے ایک حصہ وقت کا وقف کرنا چاہئے کہ وہ ایک خاص خدمت کے بجالانے کا ڈھنگ اس اثنا مین تحصیل کرکے اپنے آپکو امام کی خدمت مین پیش کرے بطور نمونہ کے مین نے اوپر کی بات بیان کی ہے اور اس طرح کی بہت سی خدمات ہین جن کا بجالانا اس امر پر موقوف ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت باقاعدہ ایک التزام ہفتہ وار جلسے کا رکھے اور ممبر اپنی اپنی خدمات کو سرگرمی سے بجا لاوین اپنی خانگی ضرورتون کو دینی ضرورتون پر ہرگز مقدم نہ کرین غرضیکہ میری بڑی آرزو ہے کہ ہماری جماعت کے روشن دماغ اصحاب اگر مجھے ایسے آرٹیکل لکھکر روانہ کرین تو انہین قوم تک پہنچایا جاوے اور جبکہ البدر مین ہفتہ کی ڈائری سے جگہ بچ رہے تو یہ خدمت قوم کی اس سے ہوتی رہے اسیطرح ایک سلسلہ سوال و جواب کا جس مین ضروری مسائل کا استفسار ہو اور جو لوگ کہ دینی کتب سے پوری واقفیت نہیں رکھتے وہ اپنے ہر ایک حرکت و سکون کو سنت نبوی کے موافق بجالانے کے واسطے ایسی ایسی باتین ہم سے دریافت کرین تاکہ ہم ان کو خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اصحاب کبار سے حسب ضرورت دریافت کرکے عوام کے فوائد کی خاطر درج اخبار کر دیا کرین اور ہماری جماعت کے جو احباب ڈاکٹری یا طبابت پیشہ ہین وہ حفظ صحت کے متعلق اگر ایک ایک کالم کا مضمون اپنے وجود کو نافع الناس بنانیکی نیت سے روانہ فرمایا کرین تو ہم اُسے درج اخبار ہذا کر دیوین کیونکہ اس طرح سے انکو وجود سے ایک وسیع عالم کو فائدہ پہنچتا رہیگا +

کیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے

۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی ✤

ظہر و عصر اس وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے تو لاہور سے چند ایک احباب تشریف لائے ہوئے تھے جنکے نام یہ تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ میر محمد اسمعیل صاحب۔ حکیم نور محمد صاحب اور برہما سے سید ابو سعید صاحب تاجر برنج رنگون۔ ان سب نے حضرت سے نیاز حاصل کی ✤

ایک صحابی کے دانت میں سخت درد تھی۔ حضرۃ نے فرمایا کہ اس کے لئے مجرب علاج یہ ہے کہ ایک بوٹی بنام کارابارا نہر کے کنارے ہوتی ہے بارہا آزمایا ہے کہ جب اسے لیکر منہ میں رکھا اور چبایا اور اس کا اثر دانت پر پہنچا کیسا ہی سخت درد کیوں نہ ہو آرام ہو جاتا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کارابارا اور کاربولک ایک ہی شے معلوم ہوتی ہے۔ حضرۃ نے فرمایا کہ یہ عربی لفظ قلع وبرا ہوگا نہ کہ کاربولک ✤

مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک شہادت پر گورداسپور جانا تھا اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں یہاں سے باہر جانا نہیں چاہتا مگر اب تو اللہ تعالیٰ لے چلا ہے خود تو میں نہیں جاتا۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ قیام فی ما اقام اللہ ہی تو ہے ✤

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس کے لئے جونک لگانا اور زیادہ مقدار میں مگنیشیا کا جلاب دیکر پھر فوراً اور شربتی وغیرہ کھٹی چیزیں دودھ کا استعمال کرنا بہت مفید اور مجرب ہے کیونکہ اسمیں خونی و سوداوی مواد ہوتے ہیں یہ ان دونون کا علاج ہے ✤

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے کہا کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طاعون زیادہ تر ان لوگون کو ہوتا ہے جو کہ ننگے پاؤں پھرتے ہیں طاعون کے کیڑے پاؤں کی راہ جو چڑھتے ہیں اون کی گلٹی بن ران میں ہوتی ہے جو ہاتھ سے چڑھتے ہیں اُن کی بغلوں میں اور جو منہہ وغیرہ کے راستے جاتے ہیں اون کے کان وغیرہ کے پاس اور جو معدی بہت چلی جاتے ہیں اُن کی گلٹیاں معدہ میں ہوتی ہیں مگر وہ لوگوں پر ظاہر نہیں ہوتیں ✤

پھر اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں اور یہ اس لئے ہوا کہ مولوی عبد الکریم صاحب اور چند ایک دیگر احباب نے روانہ ہونا تھا ✤

مغرب و عشا ان اوقات کی نمازیں اپنے اپنے وقت پر مولوی محمد احسن صاحب نے پڑھائیں اور کوئی ذکر اور مجلس نہیں ہوئی

✤

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے بہ امامت مولوی محمد احسن صاحب ادا کی ✤

ظہر اور عصر کے اوقات میں کوئی ذکر نہیں ہوا حضرۃ اقدس صرف نماز پڑھکر تشریف لے گئے

مغرب نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لیجانے لگے تو مفتی محمد صادق صاحب نے سر درد اور کچھ متلی وغیرہ کی شکایت کی۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آج شب کو کھانا نہ کھانا اور کل روزہ نہ رکھنا سکنجبین پی کر اُس سے قے کر او۔ پھر مفتی صاحب کے مکان کی نسبت دریافت کر کے فرمایا کہ اس کے مالکون کو کہو کہ روشن دان نکالدیں اور آج کل گھروں میں خوب صفائی رکھنی چاہیئے کپڑوں کو بھی ستھرا رکھنا چاہیئے آجکل دن بہت سخت ہیں اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی کا رکھنا تو سنت ہے قرآن شریف میں بھی لکھا ہے۔ **والرجز فاھجر وثیابک فطھر** (یہ کلام حضرت کا ہم نے بالواسطہ سنکر لکھا ہے ایڈیٹر) پھر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عشا حضرۃ اقدس کھانا تناول فرماکر تشریف لائے تو اپ نے مجلس کی تین اشخاص نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد بیعت آپ نے مبائعین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنے ماننے سے اُسے برکت ہوتی ہے آج کل بلا کا زمانہ ہے طاعون ہو رہی پھیل رہی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو یہ وقت دعاؤں میں گذارو راتوں اور دنوں تضرع میں لگے رہو جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے ایسے وقت میں دعا۔ تضرع۔ صدقہ۔ خیرات کرو زبانون کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ نماز دن میں دعائیں کرو مثل مشہور ہے منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا اگر انسان مانکر پھر اسے پس پشت ڈالدے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالحہ بھی رکھا ہے عمل صالحہ اُسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں وہ کیا ہیں ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عجب۔ (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اُس سے صادر ہوتی ہیں اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالحہ وہ ہے جس میں ظلم عجب۔ ریا۔ تکبر۔ حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو ✤

جیسے آخرۃ میں عمل صالحہ سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالحہ والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے سمجھلو کہ جب تک تم میں عمل صالحہ نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھکر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اوس میں لکھا وہ لیکر پیوے اگر وہ اُن دواؤن کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا ✤

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپکو تم نے کتنا صاف کیا اب زمانہ ہے کہ خدا تقوی کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ہی ظلم ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم وہ کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ اُن کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ اُن کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے **استغفار** کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اُسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین** یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گذارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی ہے

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

یہاں تک آپنے تقریر کی تھی اتنے میں مولوی عبد الکریم صاحب گورداسپور سے اور دیگر احباب آگئے اور حالات سفر وغیرہ سناتے رہے مولوی عبد الکریم صاحب کے سفر میں ہر ایک قسم کے عوارض اور شکایت سے محفوظ رہنے پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ سب اُس کے ہاتھ میں ہے خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب کے۔ پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرۃ اقدس تشریف لے گئے ✤

۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ بروز سہ شنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس تشریف لاکر نماز سے پیشتر کچھ عرصہ بیٹھے رہے اور ایک شخص طاعون کے کچھ حالات حضرت کو سناتا رہا کہ جب لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ تم مسیح موعود کو مان لو تو اس سے محفوظ رہو گے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ خدا کو کیوں نہ مانیں جو اس کے ایک بندہ کو جا کر مانیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی یہی کہا کرتے تھے پھر نماز ادا کر کے حضرت تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت مولوی عبد الکریم صاحب نے جناب ابو سعید عرب صاحب احمدی تاجر برنج رنگون برہما کے حالات حضرت کو سنائے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اول اول عرب صاحب ایک بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے پھر کتاب آئینہ کمالات اسلام کسیطرح انکی نظر سے گذری تو اس نے اس سلسلہ کی طرف توجہ دلائی اور حقیقت اسلام ان پر منکشف ہوئی۔ حضرت صاحب پھر خود عرب صاحب سے اُن کے حالات دریافت کرتے رہے اور پوچھا کہ آپ کتنے دن تک رہ سکتے ہیں۔ عرب صاحب نے بیان کیا کہ میں نے کلکتہ سے سکنڈ کلاس کا واپسی ٹکٹ لیا ہے جس کی میعاد جنوری سنہ ۱۹۰۳ تک ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میری بڑی خوشی ہے کہ آپ اس دن تک ٹھہریں جب تک کہ ٹکٹ اجازت دیتا ہے۔ اسپر عرب صاحب نے نیاز مندی سے عرض کی کہ کرایہ کی فکر نہیں میں زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہوں پھر عرب صاحب اپنے مذہبی زندگی کی کیفیت حضرت اقدس کو سناتے رہے کہ میں اس مشرب کا آدمی تھا کہ خدا کے وجود پر بھی ایمان نہ تھا یہی خیال تھا کہ کھاتا ہے اور کماتا ہے آئینہ کمالات اسلام نے آخر اس غلطی سے نجات دیکر حضور کی محبت کا تخم دل میں جمایا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا ہی کی تلاش کرو حقیقی لذت خدا ہی میں ہے جو لذات اس دنیا سے لیجا دیگا وہی اس کے ساتھ رہینگی ایک دہریہ جب مرگیا تو اُسے یہی خیال ہوگا کہ میں نہ میں ہوں اور صرف جسم پیدا ہوا ہے اُس کو حسرت ہی حسرت رہیگی جسم کے اندھے اچھے ہیں اور وہ قابل رحم ہیں بہ نسبت اس کے کہ دل کے اندھے ہوں سید احمد خان نے تفریط کی راہ لی اور ان (وہابیوں) نے افراط کی طرح طرح کی بدنما باتیں پیش کیں انسان ان کو کہاں تک قبول کرتا کوئی راہ تسلی اور سکینت کی نہ تھی کہ انسان مانتا۔

دین کا سارا حصہ ایسا نہیں ہوتا کہ انسان اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیوے ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود خدا سمجھا دے پھر جو سمجھنے والے ہوتے ہیں خدا تعالے آہستہ آہستہ انکو دنوں میں بٹھاتا جاتا ہے انسان کو پوری سعادت تک پہونچانے کیواسطے خدا نے اور حواس رکھے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو پھر دین کو انسان سمجھ نہ سکتا اور اس وقت میں حقیقی طور پر انسان خدا پر ایمان لاتا ہے۔ خدا پر ایمان اس کا ہے جسے خدا نے ہی ایمان دیا ہو برہمو کی طرح زمین اور آسمان کو دیکھکر پھر خدا کی ضرورت کو ماننا تو گویا اپنی طرف سے ایک خدا تجویز کرنا ہے اور اس طرح سے گویا خود انسان کا احسان خدا پر ہے کہ اُس نے خدا کا پتہ لگایا اصل میں اس روز سے انسان کو سچی زندگی حاصل ہوتی ہے جس دن سے وہ خدا پر احسان نہیں رکھتا بلکہ خدا کا اپنے اوپر احسان مانتا ہے کہ اُس نے خود اپنے وجود سے اُسے خبر دی اور اسی دن سے سفلی زندگی سے انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے جس دن خدا کہے کہ میں غالب ہوں اور اس دن سے وہ ترک گناہ پر قادر ہوگا یہی وہ سلسلہ ہے جس سے انسان کو کامل یقین خدا پر حاصل ہوتا ہے مگر ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

دنیا میں بھی ہر ایک شخص انعام و اکرام کے قابل نہیں ہوتا۔ اسی طرح خدا کے انعام و اکرام بھی خواص پر ہوتے ہیں۔

پھر عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایکدفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو میں نے آپکی (میرزا صاحب) تصویر کو پیش کیا وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر میں نے اور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں مگر ان کی نسبت اُسنے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھکر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر | کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا | حسب معمول نماز مغرب ادا کرنیکے بعد حضرت اقدس پھر دوبارہ تشریف لائے۔ طاعون کا ذکر ہوا فرمایا کہ اب اس کا علاج خدا کے پاس ہے **عندی معالجات** (الہام جو کہ البدر صفحہ ۶۰ پر ہے) اور اب یہ آیت بالکل صادق آگئی ہے **وان من قریۃ الا نحن مهلکوها قبل یوم القیمۃ او معذبوها عذابا شدیدا** پ ۱۵ ع ۶

یعنی ہم کوئی گاؤں نہ چھوڑیں گے کہ اُس کو ہلاک نکریں اسیطرح اب کوئی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ ہمارے ہاں طاعون نہیں آئی اور جہاں اب تک نہیں آئی تو آخر آنیوالی ہے اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب گوڈونی کا اخبار سناتے رہے اور عشا کی نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ بروز چہارشنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر نماز سے پیشتر تھوڑی دیر مجلس کی اور **انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا** و **استکبار** کے متعلق فرمایا کہ اس میں علو اور تکبر سے یہ مراد نہیں ہے کہ مال و وجاہت کا تکبر ہو بلکہ ہر ایک شخص جو کہ عاجزی اور تذلل سے خدا کے سامنے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتا اور اس کے احکام کو نہیں مانتا وہ اس میں داخل ہے خواہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہو۔ پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو نواب صاحب سے طاعون پر کچھ ذکر ہوا جسپر حضور نے ذیل کی تقریر کی اس کو ضروری سمجھ کر ذرا جلی قلم میں ہم درج کرتے ہیں:۔

طاعون کی نسبت [illegible]

ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لیوے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آویگا اور نہ منصوبہ اور نہ حجت بازی کام آوے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اسپر کیا بھروسہ کرنا ہے یہ ہی امر غنیمت ہے کہ خدا سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کر لیں۔ بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملادیتی ہیں خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی کرنی چاہیئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی اور کوئی اور جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے اگر وہ خدا پر بھروسہ کرکے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہو جاوینگی۔ صحابہ پر جیسے سکینت اتری تھی ویسی انپر اترے گی صحابہ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل میں یہ تسلی ہو جاتی تھی کہ خدا ہمیں ضائع نہ کریگا اور سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے میں اگر طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلے تک میری جان آجاوے تو مجھے ہرگز یہ وہم تک نہیں ہوگا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا اس کی کیا وجہ ہے صرف وہی تعلق جو میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت قوی ہے انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا یہ مفت کا موقع ہے۔ راتوں کو جاگو۔ دعائیں کرو۔ آرام کرو جو کسل اور سستی [illegible] ہے وہ اپنے گھر والوں

۱۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس تشریف لاکر نماز سے پیشتر کچھ عرصہ بیٹھے رہے اور ایک شخص طاعون کے کچھ حالات حضرت کو سناتا رہا کہ جب لوگون کو کہا جاتا ہے کہ تم مسیح موعود کو مان لو تو اس سے محفوظ رہوگے تو وہ جواب دیتے ہین کہ خدا کو کیون نہ مانین جو اس کے ایک بندہ کو جا کر مانین حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی یہی کہا کرتے تھے پھر نماز ادا کر کے حضرت تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب نے جناب ابو سعید عرب صاحب احمدی تاجر برنج رنگون برہما کی حالات حضرت کو سنائے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اول اول عرب صاحب ایک بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ مین رنگے ہوئے تھے پھر کتاب آئینہ کمالات اسلام کسیطرح انکی نظر سے گذری تو اس نے اس سلسلہ کی طرف توجہ دلائی اور حقیقت اسلام ان پر منکشف ہوئی۔ حضرت صاحب پھر خود عرب صاحب سے اُن کے حالات دریافت کرتے رہے اور پوچھا کہ آپ کتنے دن تک رہ سکتے ہین۔ عرب صاحب نے بیان کیا کہ مین نے کلکتہ سے سکینڈ کلاس کا واپسی ٹکٹ لیا ہے جس کی میعاد جنوری ۱۹۰۳ء تک ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میری بڑی خوشی ہے کہ آپ اس دن تک ٹھہرین جب تک کہ ٹکٹ اجازت دیتا ہے۔ اس پر عرب صاحب نے نیاز مندی سے [illegible] کہ کرایہ کی فکر نہین مین زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہون پھر عرب صاحب اپنے مذہبی زندگی کی کیفیت حضرت اقدس کو سنا [illegible] کہ مین اس مشرب کا آدمی تھا کہ خدا کے وجود پر بھی ایمان [illegible] یہی خیال تھا کہ کھانا ہے اور کمانا ہے آئینہ کمالات اسلام [illegible] آخر اس غلطی سے نجات دیکر حضور کی محبت کا تخم دل مین [illegible]۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا ہی کی تلاش کرو حقیقی لذت خدا ہی مین ہے جو لذات اس دنیا سے لیجاویگا وہی اس کے ساتھ رہینگی ایک دہریہ جب مریگا تو اُسے یہی خیال ہوگا کہ مین نہین ہون اور صرف جسم جدا ہوا ہے اُس کو حسرت ہی حسرت رہیگی جسم کے اندھے اچھے ہین اور وہ قابل رحم ہین بہ نسبت اس کے کہ دل کے اندھے ہون سید احمد خان نے تفریط کی راہ لی اور ان (وہابیون) نے افراط کی طرح طرح کی بدنما باتین پیش کین۔ انسان ان کو کہان تک قبول کرتا کوئی راہ تسلی اور سکینت کی نہ تھی کہ انسان مانتا۔

دین کا سارا حصہ ایسا نہین ہوتا کہ انسان اُسے اپنی آنکھون سے دیکھ لیوے ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود خدا سمجھا دیوے پھر جو سمجھنے والے ہوتے ہین خدا تعالے آہستہ آہستہ اُنکو دلون مین بٹھاتا جاتا ہے انسان کو پوری سعادت تک پہونچانے کیواسطے خدا نے اور حواس رکھے ہین اگر وہ نہ ہوتے تو پھر دین کو انسان سمجھ نہ سکتا اور اس وقت مین حقیقی طور پر انسان خدا پر ایمان لاتا ہے۔ خدا پر ایمان اسکا ہے جسے خدا نے ہی ایمان دیا ہو ہر ہو کی طرح زمین اور آسمان کو دیکھکر پھر خدا کی ضرورت کو ماننا تو گویا اپنی طرف سے ایک خدا تجویز کرنا ہے اور اس طرح سے گویا خود انسان کا احسان خدا پر ہے کہ اُس نے خدا کا پتہ لگایا اصل مین اس روز سے انسان کو سچی زندگی حاصل ہوتی ہے جس دن سے وہ خدا پر احسان نہین رکھتا بلکہ خدا کا اپنے اوپر احسان مانتا ہے کہ اُس نے خود اپنے وجود سے اُسکو خبر دی اور اسی دن سے سفلی زندگی سے انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے جس دن خدا کہے کہ مین غالب ہون اور اس دن سے وہ ترک گناہ پر قادر ہوگا یہی وہ سلسلہ ہے جس سے انسان کو کامل یقین خدا پر حاصل ہوتا ہے مگر ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دنیا مین بھی ہر ایک شخص انعام و اکرام کے قابل نہین ہوتا۔ اسی طرح خدا کے انعام و اکرام بھی خواص پر ہوتے ہین۔

پھر عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایکدفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو مین نے آپکی (میرزا صاحب) تصویر کو پیش کیا وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہین ہے پھر مین نے اور تصاویر [illegible] سلاطین کی پیش کین مگر ان کی نسبت اُس نے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھکر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہین ہے پھر نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر | کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا | حسب معمول نماز مغرب ادا کرنیکے بعد حضرت اقدس پھر دوبارہ تشریف لائے۔ طاعون کا ذکر ہوا فرمایا کہ اب اس کا علاج خدا کے پاس ہے **عندی معالجات** (الہام جو کہ [illegible] صفحہ ۹ پر ہے) اور اب یہ آیت بالکل صادق آگئی۔ [illegible]

من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیمۃ او معذبوہا عذابا شدیدا پ ۱۵

یعنی ہم کوئی گاؤن نہ چھوڑین گے کہ اُس کو ہلاک [illegible] اسیطرح اب کوئی یہ دعوی نہیں کرسکتا کہ ہماری بار[ی] نہین آئیگی اور جہان اب تک نہین آئی تو آخر آنیوا[لی ہے] اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب ٹوڈی کا اخبار سنا[تے] رہے اور عشا کی نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر پیشتر تھوڑی دیر مجلس کی اور **انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علو و استکبار** کے متعلق فرمایا کہ اس میں علو اور تکبر سے یہ مراد نہین ہے کہ مال و وجاہت کا تکبر ہو بلکہ ہر ایک شخص جو کہ عاجزی اور تذلل سے خدا کے سامنے اپنے آپ کو پیش نہین کرتا اور اس کے احکام کو نہین مانتا وہ اس مین داخل ہے خواہ وہ غریب ہی کیون نہ ہو۔ پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت حضرت علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے تو نواب صاحب سے طاعون پر کچھ ذکر ہوا جس پر حضور نے ذیل کی تقریر کی اس کو ضروری سمجھ کر ہم جلی قلم مین ہم درج کرتے ہین:۔

طاعون کی نسبت جماعت [illegible]

ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقوی سے کام لیوے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آویگا اور نہ منصوبہ اور نہ حجت بازی کام آوے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے یہ ہی امر غنیمت ہے کہ خدا سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کرلین۔

بہت مرضین ایسی ہوتی ہین کہ دل کا کام کرتی ہین اور انسان کو خدا سے ملادیتی ہین خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی بکمر تبہ ہی کرنی چاہیے جو کہ اس نے دس برس مین کرنی تھی اور کوئی اور جگہ نہین ہے جہان ان کو پناہ ملسکتی ہے اگر وہ خدا پر بھروسہ کرکے دعائین کرین تو ان کو بشارتین بھی ہوجاوین گی۔ صحابہ [پر] سکینت اتری تھی ویسی ان پر اترے گی [illegible] انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل [کو] تسلی ہوجاتی تھی کہ خدا ہمین ضائع نہ کر[یگا] اور سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے مین طاعون زدہ ہوجاؤن اور گلٹے تک [نکل] آجاوے تو مجھے ہرگز یہ وہم تک نہیں ہوگا کہ [مین ہلاک] ہوجاؤن گا اس کی کیا وجہ ہے صرف یہی کہ میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت [illegible] انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا [illegible]

اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اُس کی شاخیں ہیں تھوڑے ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے لکھا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون

پیغمبر خدا صلعم کو ایک طرف تو مکہ میں فتح کی خبریں دی جاتی تھیں اور ایک طرف اُن کو جان کی بھی خیر نظر نہ آتی تھی اگر نبوۃ کا دل نہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا یہ اسی دل کا حوصلہ تھا۔ بعض ابتلا صرف تبدیلی کیواسطے ہوتے ہیں عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ اُن سے تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو کہ میں پہلے تھا بلکہ اب میں ایک اور انسان ہوں اس وقت خدا کو راضی کر و حتی کہ تم کو بشارتیں ہوں کل لکھتے ہوئے ایک پرانا الہام نظر پڑا۔ ایام غضب اللہ عضبت غضبًا شدیدًا نجّی اہل السعادۃ یہاں اہل السعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پر صدق دکھلاتا ہے خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ جیسے صحابہ نے صدق دکھلایا کہ ہتھیلی پر جانیں دیدیں اور بال بچوں تک کو قربان کیا مگر ہم آج ایک شخص کو اگر کہیں کہ سو کوس چلا جا تو وہ عذر کرتا ہے حتی کہ آبرو و عزت کا معاملہ پیش کرتا ہے اور کار و بار کا ذکر کرتا ہے کہ کسیطرح جانے سے رہ جاوے۔ مگر انہوں (صحابہ) نے جان مال۔ آبرو و عزت سب کچھ خاک میں ملادیا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمپر فلاں فلاں آفت آئی حالانکہ ہم نے بیعت کی تھی مگر ہم نے بار بار جماعت کو کہا ہے کہ نری بیعت اور صرف زبان سے ماننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ چاہیے کہ خدا میں گداز ہو کر ایک نیا وجود بنجاوے۔ سارا قرآن دیکھو کہیں بھی صرف آمنوا نہیں لکھا ہے ہر جگہ عمل صالح کا ساتھ ہی ذکر ہے غرضیکہ خدا ایک موت چاہتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ خدا مومن پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرتا کہ ایک موت تو اس کی خدا کے واسطے ہو اور دوسری دنیا کی لعن طعن کیواسطے۔ ایسے نازک وقتیں چاہیئے کہ جماعت سمجھ جاوے اور ایک تیر کی طرح سیدھی ہو جاوے۔ اگر ہزار ہا آدمی بھی طاعون سے مر جاویں تو میں ہرگز خدا کو ملزم نہ کروں گا اور یہی کہوں گا کہ انہوں نے احسان کا پہلو چھوڑ دیا ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین پھر حضرت نے نماز با جماعت ادا کی اور تشریف لے گئے۔

عصر حضرت اقدس نے نماز مسجد میں باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر اور مجلس نہ ہوئی ✤

مغرب و عشا حسب معمول بعد ادائیگی نماز مغرب حضرۃ اقدس عشا کی نماز سے کچھ عرصہ پیشتر تشریف لائے اور ایک شخص نے بیعت کی چند ایک احباب نے اپنے اپنے خواب سنائے جس میں سے ایک خواب یہ تھا کہ حضرت اقدس ہاتھی پر سوار ہیں اور وہ آپکے حکم میں چلتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو ہاتھی میں نے خواب میں دیکھا تھا اس کی بھی ایسی ہی حالت تھی اور اس سے مراد طاعون ہے کہ ہم اس پر سوار ہیں۔

ایک نے خواب میں بیسنی روٹی دیکھی اس کی تعبیر میں فرمایا کہ اس سے مراد کچھ تکلیف ہے۔ اس کے بعد عشا کی نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

✤

۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی

ظہر اس وقت حضرۃ اقدس نے تشریف لاکر تھوڑی دیر مجلس کی اور اپنے الہامات کی تکرار فرماتے رہے جو کہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کی نسبت تھے اور فرمایا کہ یہ بھی ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے مگر وہ وقت ابھی نہیں آیا ✤

ابو سعید عرب صاحب آمدہ از رنگون نے عرض کی کہ ایک صاحب برہما میں کہتے تھے کہ اگر مرزا صاحب صرف قرآن کی تفسیر لکھیں اور اپنے دعاوی کے ذکر اس میں ہرگز نہ کریں تو میں بہت سا روپیہ صرف کر کے اُسے طبع کروا سکتا ہوں۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر کوئی ہم سے سیکھے تو سارا قرآن ہمارے ذکر سے بھرا ہوا ہے ابتدا ہی میں ہے صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین اب ان سے کوئی پوچھے کہ غیر المغضوب کونسا فرقہ تھا تمام فرقے اسلام کے اس بات پر متفق ہیں کہ وہ یہودی تھے اور ادھر حدیث شریف میں ہے کہ میری امت یہودی ہو جاویگی تو پھر بتلاؤ کہ اگر مسیح نہ ہوگا تو وہ یہودی کیسے بنینگے پھر نماز ادا کر کے حضرۃ تشریف لے گئے۔

عصر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں ہوا۔

مغرب و عشا کی نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائے اور ایک صحابی کو فرمایا کہ الوا پر جو مضمون لکھا ہے وہ مطبع میں چلا گیا ہے ایک دو کاپیاں نکلیں تو آپ کو دکھا دیں گے ایک صاحب کے دانت میں درد تھی اس کیلئے حضرت اقدس نے کارابارا (ایک بوٹی) طلب کرایا تھا وہ اندر مکان میں تھی۔ جناب میر صاحب نے کہا کہ ان کے دانت میں درد ہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ میں ابھی جا کر وہ سب بوٹی لا دیتا ہوں۔ مریض نے کہا حضور کو زحمت ہوگی۔ حضرۃ اقدس نے اس کے اوپر تبسم فرمایا اور کہا کہ یہ کیا تکلیف ہے اور اسیوقت اندر جا کر حضور وہ رومال لے آئے جسمیں وہ بوٹی تھی اور مریض کے حوالہ کی ✤

ایک نے اصحاب میں سے عرض کی کہ آیت لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت وانزلنا معھم الکتاب والمیزان بالقسط وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس پ ۲۷ ع ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدید نے اپنا فعل باس شدید کا تو آنحضرت صلعم کے وقت کیا کہ اس سامان جنگ وغیرہ طیار ہو کر کام آتا تھا مگر اس کے فعل منافع للناس کا وقت یہ مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا حدید (لوہے) سے فائدہ اٹھا رہی ہے (جیسے کہ ریل۔ تار۔ دخانی جہاز۔ کارخانوں اور ہر ایک قسم کے سامان لوہے سے ظاہر ہے)

حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ میں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں مجھے بار بار قلم بنانے کی عادت نہیں ہے اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہوں آنحضرت نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔ (حضرۃ اقدس جس قلم سے لکھا کرتے ہیں وہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس کی نوک آگے سے دہنی طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شکل تلوار سی ہوتی ہے ایڈیٹر)

پھر بعد اس کے مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار ٹائمز آف انگلینڈ سے کچھ مضامین سنائے جس سے یورپ کی عیسویت کا حال معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ مضمون ایک متمسل مضمون ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے صفحہ پر درج کریں گے ✤

✤

۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر نماز سے پیشتر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج یہ الہام ہوا ہے

انی مع الافواج اٰتیک

بعد ادائے نماز خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خواب سنائی جس میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہوا ہے فرمایا کہ یہی طاعون زلزلہ ہے میں جماعت کو کہتا ہوں کہ یہ قیامت ہے جو آ رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے گا مگر صرف اتنی بات پر خوش نہ ہوں

...علم کرتا ہی کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہی
...عیال اُس کی شاخین ہین تہوڑے
...ابتلا کا ہونا ضروری ہی - جیسے لکہا ہے -

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون

پیغمبر خدا صلعم کو ایک طرف تو مکہ مین فتح کی خبرین دی جاتی تہین اور ایک طرف اُن کو جان کی بہی خیر نظر نہ آتی تہی اگر بزدل کا دل ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا یہ اسی دل کا حوصلہ تہا - بعض ابتلا صرف تبدیلی کیواسطے ہوتے ہین عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجے کے ہون کہ اُن سے تبدیلیان ہون اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب مین وہ نہین ہون جو کہ مین پہلے تہا بلکہ اب مین ایک اور انسان ہون اس وقت خدا کو راضی کرو حتی کہ تم کو بشارتین ہون کل لکہتے ہوئے ایک پرانا الہام نظر پڑا - ایام غضب اللہ غضبت غضباً شدیداً ... اہل السعادۃ یہان اہل السعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی ... صدق دکہلاتا ہے خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی ... نہین دیتا - جیسے صحابہ نے صدق دکہلایا کہ ہتھیلی پر جانین دیدین اور بال بچون تک کو قربان کیا مگر ہم آج ایک شخص کو اگر کہین کہ سو کوس چلا جا تو وہ عذر کرتا ہے حتی کہ آبرو و عزت کا معاملہ پیش کرتا ہے اور کار و بار کا ذکر کرتا ہے کہ کسطرح جانے سے رہ جاوے - مگر انہون (صحابہ) نے جان مال - آبرو - عزت سب کچہ خاک مین ملا دیا - بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ ہمپر فلان فلان آفت آئی حالانکہ ہم نے بیعت کی تہی مگر ہم نے بار بار جماعت کو کہا ہے کہ نری بیعت اور صرف زبان سے ماننے سے کچہ فائدہ نہین ہوتا - چاہیے کہ خدا مین گداز ہو کر ... نیا وجود بنجاوے - سارا قرآن دیکہو کہین بہی ... منو نہین لکہا ہے ہر جگہ عمل صالح کا ساتہ ہی ... خدا ایک موت چاہتا ہے اور میرا ... خدا مومن پر دو موتین ہرگز جمع نہین ... موت تو اس کی خدا کے واسطے ہوا ... دنیا کی لعن طعن کیواسطے - ایسے نازک ... ہے کہ جماعت سمجہ جاوے اور ایک تیر کی طرح ... جاوے - اگر ہزارون آدمی بہی طاعون سے ... تو مین ہرگز خدا کو ملزم نہ کرون گا اور ... کہ انہون نے احسان کا پہلو چہوڑ دیا

لا یضیع اجر المحسنین ...

... ادا کی ... تشریف ...

عصر — حضرت اقدس نے نماز مسجد مین باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر اور مجلس نہ ہوئی ✤

مغرب و عشا — حسب معمول بعد ادائیگی نماز مغرب حضرۃ اقدس عشا کی نماز سے کچہ عرصہ پیشتر تشریف لائے اور ایک شخص نے بیعت کی چند ایک احباب نے اپنے اپنے خواب سنائے جس مین سے ایک خواب یہ تہا کہ حضرت اقدس ہاتہی پر سوار ہین اور وہ آپکے حکم مین چلتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو ہاتہی مین نے خواب مین دیکہا تہا اس کی بہی ایسی ہی حالت تہی اور اس سے مراد طاعون ہی کہ ہم اس پر سوار ہین -

ایک نے خواب مین بسنی روٹی دیکہی اس کی تعبیر مین فرمایا کہ اس سے مراد کچہ تکلیف ہے - اس کے بعد عشا کی نماز پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے -

✤

۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر — اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی

ظہر — اس وقت حضرۃ اقدس نے تشریف لاکر تہوڑی دیر مجلس کی اور اپنے الہامات کی تکرار فرماتے رہے جو کہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کی نسبت تہے اور فرمایا کہ یہ بہی ہی کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈینگے مگر وہ وقت ابہی نہین آیا ✤

ابو سعید عرب صاحب آمدہ از رنگون نے عرض کی کہ ایک صاحب برہما مین کہتے تہے کہ اگر مرزا صاحب صرف قرآن کی تفسیر لکہین اور اپنے دعاوی کے ذکر اس مین ہرگز نہ کرین تو مین بہت سا روپیہ صرف کر کے اُسے طبع کروا سکتا ہون - حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر کوئی ہم سے سیکہے تو سارا قرآن ہمارے ذکر سے بہرا ہوا ہے ابتدا ہی مین ہے صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اب ان سے کوئی پوچہے کہ غیر المغضوب ... کونسا فرقہ تہا تمام فرقے اسلام کے اس بات پر ... ہین کہ وہ یہودی تہے اور ادہر حدیث شریف مین ہے کہ ... امت یہودی ہو جاویگی تو پہر بتلاؤ کہ اگر مسیح نہ ہوگا تو ... یہودی کیسے بنینگے پہر نماز ادا کر کے حضرۃ ... تشریف ... گئے -

عصر — ... کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر ... ہوا -

مغرب و عشا — کی نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف ... اور پہر تہوڑی دیر کے بعد تشریف لائے آکر ایک ... کو فرمایا کہ اللوا پر جو مضمون لکہا ہے وہ مطبع ... ہی ایک دو کاپیان نکلین تو آپ کو دکہا دین ... گئے ... حضرت

اقدس نے بکارا بارا (ایک بوٹی) طلب کرایا تہا وہ اندر مکان مین تہی - جناب میر صاحب نے کہا کہ ان کے دانت مین درد ہی حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ مین ابہی جاکر وہ سب بوٹی لا دیتا ہون - مریض نے کہا حضور کو زحمت ہوگی - حضرۃ اقدس اس کے اوپر تبسم فرمایا اور کہا کہ یہ کیا تکلیف ہے اور اسیوقت اندر جا کر حضور وہ رومال لے آئے جسمین وہ بوٹی تہی اور مریض کے حوالہ کی ✤

ایک نے اصحاب مین سے عرض کی کہ آیت لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت وانزلنا معھم الکتٰب والمیزان بالقسط وانزلنا الحدید فیہ بأس شدید ومنافع للناس پ ۲۷ ع ۱۹ سے معلوم ہوتا ہی کہ حدید نے اپنا فعل بأس شدید کا تو آنحضرت صلعم کے وقت کیا کہ اس سامان جنگ وغیرہ طیار ہو کر کام آتا تہا مگر اس کے فعل منافع للناس کا وقت یہ مسیح اور مہدی کا زمانہ ہی کہ اس وقت تمام دنیا حدید (لوہے) سے فائدہ اٹہا رہی ہے (جیسے کہ ریل - تار - دخانی جہاز - کارخانون اور ہر ایک قسم کے سامان لوہے سے ظاہر ہے)

حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ میں بہی ساری مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکہتا ہون مجہے بار بار قلم بنانے کی عادت نہین ہے اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہون آنحضرت نے لوہے سے کام لیا - ہم بہی لوہے ہی سے کر رہے ہین اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے -

(حضرۃ اقدس جس قلم سے لکہا کرتے ہین وہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس کی نوک آگے سے ... طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شکل تلوار سی ہوتی ہے ایڈیٹر)

پہر بعد اس کے مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار ٹائمز آف انگلینڈ سے کچہ مضامین سنائے جن سے یورپ کی عیسویت کا حال معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ مضمون ایک مستقل مضمون ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے صفحہ پر درج کرینگے ✤

✤

۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر — نماز سے پیشتر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج یہ الہام ہوا ہے

انی مع الافواج اٰتیک

بعد ادائے نماز خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خواب سنائی جس مین دیکہا کہ زلزلہ آیا ہوا ہی فرمایا کہ یہی طاعون زلزلہ ہے مین جماعت کو کہتا ہون کہ یہ قیامت ہی جو آ رہی ہی اللہ تعالیٰ اپنے ... ملحوظ رکہے گا مگر صرف اتنی بات پر خوش نہ ہون

کہ بیعت کی ہوئی ہے قرآن مین ہر جگہ آمنو کے ساتھ عمل صالحہ کی تاکید ہے اگر بعض آدمی جماعت مین سے ایسے ہون کہ جن کو خدا کی پرواہ نہین اور اس کے احکام کی عزت نہین کرتے تو ایسے آدمیون کا ذمہ وار نہ خدا ہے اور نہ ہم ان کو چاہیئے کہ اپنا اپنا نمونہ ٹھیک بناوین زلزلہ تو آرہا ہے ✦

جمعہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مسجد اقصی مین ادا کیا

عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی ۔

مغرب و عشا کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپ نے اپنی تین رویا سنائین جو کہ آپ نے پے در پے دیکھی تہین ✦

(اول) کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوارے رویا مین دئے اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جس پر **علی شکر المصائب** لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ **هذه صلة علی شکر المصائب** گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صلہ ہے تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹون کے بارہ مین کچھ لکھا ہوا تھا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے ✦

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس مین سوال تھا کہ دعاء الہامیہ

رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

کو صیغہ جمع متکلم مین پڑھ لیا جاوے یا نہ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اصل مین الفاظ تو الہام کے یہی ہین (یعنی واحد متکلم مین ہین) اب خواہ کوئی کسیطرح پڑھ لیوے قرآن مجید مین دونون طرح دعا ئین سکھائی گئی ہین واحد کے صیغہ مین بھی جیسے **رب اغفرلی ولوالدی** الخ اور جمع کے صیغہ مین بھی جیسے **ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار** اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا مین **فاحفظنی** سے یہی مراد نہین ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھ لوازمات ہین سب ہی آجاتے ہین جیسے گھربار خویش واقارب اعضاء اور قوائے وغیرہ ✦

سید عبدالحی صاحب عرب (جن کی طرف سے ایک اشتہار البدر کے صفحہ ۴۲ پر چھپ چکا ہے) اس مین انہون نے ایک شیعہ کا حال لکھا ہوا تھا جو کہ باوجودیکہ عبدالحی صاحب کی ایک امانت غبن کر چکا تھا پھر عبدالحی صاحب کو نصیحت کرتا تھا کہ تو نے شیعہ مذہب ترک کر کے کیون ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا ہے عبدالحی صاحب نے جواب دیا کہ تمہارا سیدھا راستہ تو یہی ہے کہ میری امانت رکھکر منکر ہو گئے ہو تم کو مجھے نصیحت کرتے شرم نہین آتی ۔

مفتی محمد صادق صاحب ولایت کی ایک عیسائی کمیٹی کا ایک مضمون سنا رہے تھے جس مین مسیح کی دوبارہ آمد پر بہت کچھ لکھا تھا کہ وقت تو یہی ہے سب نشان پورے ہو چکے ہین ۔ اگر اب بھی نہ آیا تو پھر قیامت تک نہ آوے گا چونکہ وہ ایک الگ مضمون ہے اسے البدر مین الگ شائع کرین گے ✦

اس مضمون کو سنکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس نے بعض باتین بالکل صاف اور سچی لکھین ہین اور اس نے ضرورت زمانہ کو اچھی طرح محسوس کیا ہے بیشک اب ایک تختہ الٹنے لگا ہے اور دوسرا تختہ شروع ہوگا جس طرح یہ لوگ اس زمانہ مین مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہین بلکہ اکثر ان کے انتظار کے بعد اب بے امید بھی ہو گئے ہین اور اکثرون نے تاویلون سے آمد ثانی کے معنے ہی اور کر دئے ہین کیونکہ اس کے متعلق تمام پیشگوئیان پوری ہو چکی ہین اور زمانہ کی نازک حالت ایک ہادی کو چاہتی ہے اسیطرح اسلامی پیشگوئیون کے مطابق بھی یہی وقت ہے نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ کل اہل مکاشفات اور ملہمین کے کشوف اور الہام اور رویا مسیح کے بارہ مین چودھوین صدی سے آگے نہین بڑھتے ✦

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور اب تو مولوی لوگون نے وہ خطبہ وغیرہ پڑھنے چھوڑ دئے جن سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی تھی ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو وہ نام بھی نہ لین گے اور اگر کوئی ذکر کرے تو کہین گے کہ مسیح اور مہدی کا ذکر ہی چھوڑو پھر نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے ✦

عالم مستورات کے واسطے ایک عجیب نظم

اصلی انسانی زیور ۔ حافظ میر سعید احمد صاحب نے از چک ۱۲۲ گو گیرہ شہر میرٹھ کے رسالہ بہار ت ہمجولیان سے یہ نظم نقل کر کے پیسہ اخبار کو روانہ کی تھی

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امان جان سے
آپ زیور کی کرین تعریف مجھہ آن جان سے
کون سے زیور ہین اچھے یہ بتا دیجے مجھے
اور جو بدزیب ہین وہ بھی بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور برے مین مجھہ کو بھی ہوا متیاز
اور مجھپر آپ کی برکت سے کھلجائے یہ راز
یون کہا مان نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
گوش دل سے بات سن لو زیورون کی تم ذری
سیم و زر کے زیورون کو لوگ کہتے ہین بھلا
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اون پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چاردن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ہو ایجان آئے ہات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہین جس کے ذریعے سے ہی سب انسانکے کام
بالیان ہون کان مین ایجان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھہ تیری جھو مکو مین ہو بھری
اور آویزے نصائح ہون کہ دل آویز ہون
گر کرے اثر عمل تیرے نصیبے تیز ہون
کان کے پتے دیا کرتے ہین کانون کو عذاب
کان مین رکھو نصیحت دین جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھہ تجھے درکار ہون
نیکیان پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہون
قوت بازو کا حاصل تجھہ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہین جو سب بازو کے زیور سب کے سب دشوار ہین
ہمتین بازو کی اے بیٹی ترے درکار ہین
ہاتھہ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کروگی اے مری ایجان زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤن کا زیور مری بیٹی ہے یہ
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پہ
سیم و زر کا پاؤن مین زیور نہ ہو تو ڈر نہین
راستی سے پاؤن پھسلے گر نہ میری جان کہین

(از پیسہ اخبار)

تعلیم الاسلام

ہمارے ناظرین تو آج تک یہی خیال کرتے ہونگے کہ قادیان مین صرف ایک ہی مدرسہ بنام تعلیم الاسلام قادیان ہے مگر آج ہم ان کی روحون کو ایک اور تازہ خوشخبری سناتے ہین جس سے وہ ترو تازہ ہون اور ان کے دلون مین اسلام کی حقیقی [illegible] ون پر چلنے

کیا البدر کے خریدار البدر رکھیں؟ سے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے ۔

کہ بیعت کی ہوئی ہے قرآن مین ہر جگہ آمنو کے ساتھ عمل صالحہ کی تاکید ہے اگر بعض آدمی جماعت مین سے ایسے ہون کہ جن کو خدا کی پرواہ نہین اور اس کے احکام کی عزت نہین کرتے تو ایسے آدمیون کا ذمہ وار نہ خدا ہوا ورنہ ہم ان کو چاہیئے کہ اپنا اپنا نمونہ ٹھیک بنا دین زلزلہ تو آرہا ہے +

جمعہ عصر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مسجد اقصی مین ادا کیا کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا کی نماز باجماعت ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپ نے اپنی تین رویا سنائین جو کہ آپ نے پے در پے دیکھی تھین +

(اول) کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوارے رویا مین دیئے اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جسپر **علے شکر المصائب** لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ **ھذہ صلۃ علی شکر المصائب** گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صلہ ہے تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جنپر بیٹیون کے بارہ مین کچھ لکھا ہوا تھا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے +

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس مین سوال تھا کہ دعاء الہامیہ **رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی** کو صیغہ جمع متکلم مین پڑھ لیا جاوے یا نہ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اصل مین الفاظ الہام کے یہی ہین یعنی واحد متکلم مین ہین اب خواہ کوئی کسیطرح پڑھ لیوے قرآن مجید مین دونون طرح دعائین سکھائی گئی ہین واحد کے صیغہ مین بھی جیسے **رب اغفرلی ولوالدی** الخ اور جمع کے صیغہ مین بھی جیسے **ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار**

اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا مین **فاحفظنی** سے یہی مراد نہین ہے کہ میری نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھ لوازمات ہین سب ہی آجاتی ہین جیسے گھربار خویش واقارب اعضاء اور قوائے وغیرہ +

سید عبد الحی صاحب عرب (جن کی طرف سے ایک اشتہار البدر کے صفحہ ۲۴ پر چھپ چکا ہے) اس مین انہون نے ایک شیعہ کا حال لکھا ہوا تھا جو کہ باوجودیکہ عبد الحی صاحب کی ایک امانت غبن کر چکا تھا پھر عبد الحی صاحب کو نصیحت کرتا تھا کہ تو نے شیعہ مذہب ترک کر کے کیون ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا ہے عبد الحی صاحب نے جواب دیا کہ تمہارا سیدھا راستہ تو یہی ہے کہ میری امانت رکھکر منکر ہو گئے ہو تم کو مجھے نصیحت کرتے شرم نہین آتی ۔

مفتی محمد صادق صاحب ولایت کی ایک عیسائی کمیٹی کا ایک مضمون سناتے رہے جس مین مسیح کی دوبارہ آمد پر بہت کچھ لکھا تھا کہ وقت تو یہی ہے سب نشان پورے ہو چکے ہین ۔ اگر اب بھی نہ آیا تو پھر قیامت تک نہ آوے گا چونکہ وہ ایک الگ مضمون ہے اسے البدر مین الگ شائع کرین گے +

اس مضمون کو سنکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس نے بعض باتین بالکل صاف اور سچی لکھین ہین اور اس نے ضرورت زمانہ کو اچھی طرح محسوس کیا ہے بیشک اب ایک تختہ الٹنے لگا ہے اور دوسرا تختہ شروع ہوگا جس طرح یہ لوگ اس زمانہ مین مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہین بلکہ اکثر ان کے انتظار کے بعد اب بے امید بھی ہو گئے ہین اور اکثرون نے تاویلون سے آمد ثانی کے معنے ہی اور کر لئے ہین کیونکہ اس کے متعلق تمام پیشگوئیان پوری ہو چکی ہین اور زمانہ کی نازک حالت ایک ہادی کو چاہتی ہے اسیطرح اسلامی پیشگوئیون کے مطابق بھی یہی وقت ہے نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ کل اہل مکاشفات اور ملہمین کے کشوف اور الہام اور رویاء مسیح کے بارہ مین چودھوین صدی سے آگے نہین بڑھتے +

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور اب تو مولوی لوگون نے وہ خط وغیرہ پڑھنے چھوڑ دیئے جن سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی تھی ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو وہ نام بھی نہ لین گے اور اگر کوئی ذکر کرے تو کہین گے کہ مسیح اور مہدی کا ذکر ہی چھوڑ دو پھر نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے +

عالم مستورات کے واسطے ایک عجیب نظم

اصلی انسانی زیور ۔ حافظ میر سعید اللہ صاحب نے از چک نمبر ۱۲۲ گوگیرہ ۔ نہر میرٹھ کے رسالہ بہار ت بھوجپن سے یہ نظم نقل کر کے پیسہ اخبار کو روانہ کی تھی

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امان جان سے
آپ زیور کی کرین تعریف مجھ ان جان سے
کون سے زیور ہین اچھے یہ بتا دیجے مجھے
اور جو بدزیب ہین وہ بھی بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور برے مین مجھ کو بھی ہو امتیاز
اور مجھپر آپ کی برکت سے کھلجائے یہ راز
یون کہا مان نے محبت سے کہ اسے بیٹی میری
گوش دل سے بات سن لو زیورون کی تم ذری
سیم وزر کے زیورون کو لوگ کہتے ہین بھلا
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اون پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چارون کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کہ رہو خوب ایسے زیور بنائیں
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجان آئے ہات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہین جس کے ذریعے سے ہی سب انسانکو کام
بالیاں ہون کانمین ایجان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھ تیری جھومکو منین ہو بھری
اور آویزے نصائح ہون کہ دل آویز ہون
گر کرے اثر عمل تیرے نصیبے تیز ہون
کان رکھ پند دیا کرنے ہین کانون کو عذاب
کان مین رکھو نصیحت دین جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہون
نیکیان پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہون
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہین جو سب بازو کے زیور سب کے سب درکار ہین
ہمتین بازو کی اے بیٹی ترے درکار ہین
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جان زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤن کا زیور مری بیٹی ہے یہ
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پہ
سیم و زر کا پاؤن مین زیور نہ ہو تو ڈر نہین
راستی سے پاؤن پھسلے گر نہ میری جان کہین

(از پیسہ اخبار)

تعلیم الاسلام

ہمارے ناظرین تو آج تک یہی خیال کرتے ہونگے کہ قادیان مین صرف ایک ہی مدرسہ بنام تعلیم الاسلام قادیان ہے مگر آج ہم ان کی روحون کو ایک اور تازہ خوشخبری سناتے ہین جس سے وہ ترو تازہ ہون اور ان کے دلون مین اسلام کی حقیقی ترقی کی راہون پر چلنے

کیا البدر کے خریدار البدر کیواسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے ۔

کی تحریک ہو اور وہ یہ ہے کہ دار الامان قادیان میں علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ایک اور بھی مکتب ہے جسکو معلم ہمارے مخدوم مکرم حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب حکیم ہیں اور آپ کو جو دلچسپی اور شوق علم سے ہے شاید ہی کوئی فرد بشر ہوگا جو آپ کے اسم مبارک سے تو واقف ہو مگر اس سے واقف نہو اور جہاں کہیں آپنے قیام کیا ہے وہاں یہ درس تدریس کا سلسلہ بفضل خدا برابر سابقہ ہی جاری رہا ہے آپکا کتب خانہ ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے اور یہ تمام کتب اس نیت سے فراہم کی گئی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے خدمت قرآن ہو آپکی بڑی خواہش ہے کہ اہل اسلام عربی علم سے بہرہ ور ہوں اور اپنی ذریت کو بھی عربی ہی کی تعلیم دلاویں اور یہ لوگ اسلام کے حصن حصین میں ہرگز داخل ہی نہیں ہو سکتے جب تک عربی زبان سے ان کو واقفیت نہ ہو خود مولانا صاحب نے ہر ایک مروجہ علم ۔ کیا سائنس ۔ کیا فلسفہ کیا ہیئت ۔ کیا طبیعات ۔ تواریخ ۔ جغرافیہ ۔ علم کلام ۔ علم طب وغیرہ وغیرہ عربی زبان میں ہی تحصیل کئے ہیں اور اسلام کی ترقی کا جو ایک بڑا جزو آپنے **عربی دانی** کو قرار دیا ہے یہ ایک بہت ہی قابل قدر خیال ہے جس کی طرف ہر ایک اہل اسلام کو عموماً اور احمدیہ جماعت کو خصوصاً اپنی توجہ کو بڑے زور سے صرف کرنا چاہئیے اور جو احباب اگرچہ بذات خود تو اس نعمت عظمی سے محروم ہیں اور اب تحصیل نہیں کر سکتے ان کو کم از کم اپنی آئندہ ذریت پر تو ضرور یہ احسان کرنا چاہئیے کہ وہ اس سے ہرگز محروم نہ رکھی جاوے یہ بات ہمیں یہاں رہنے اور ذاتی تجربہ سے ثابت ہوگئی ہے کہ اسلامی تعلیم اخلاق اور اس کے برکات سے ہم اس وقت پورے طور پر متمتع ہونگے جب عربی علوم میں ہمیں ایک کامل مشق ہوگی اور ہمارے دین کی تکمیل کیواسطے اس زبان کا جاننا ہمیں بہت ضروری ہے اور ہم احمدیہ جماعت میں داخل ہو کر اس سے بڑھکر اور کوئی ظلم اسلامی حیثیت سے اپنی آئندہ ذریت پر نہیں کر سکتے کہ اسے عربیت سے محروم رکھیں اور جس حالت میں کہ دین کا دنیا پر مقدم کرنا ہماری بیعت کے اقرار کا ایک جزو اعظم ہے اور دین کی پوری واقفیت عربی پر وابستہ ہے تو ہم اس ایفائے عہد میں کہاں تک پیچھے رہینگے اگر اس کی ترویج کی آپس میں کوشش نکرینگے غرضیکہ اس بڑی ضرورت کو جو کہ وجود اسلام کے نشوو نما کیواسطے روح کے حکم میں ہے کما حقہ حکیم صاحب ہی اپنے درس میں پورا کرتے ہیں اور ہمیشہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث ۔ علم کلام ۔ علم عروض علم طب وغیرہ طالب علم آپ سے مستفید ہوتے رہتے ہیں اور اصل تعلیم الاسلام یہی ہے اور فصاحت و بلاغت کے میدان میں جو کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بڑا نشان ہے اور جس نشان کو ہمارے پاک امام مرسل من اللہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آج تک مختلف تصنیفات کی صورت میں پیش کیا ہے اگرچہ قوم بڑھانے والے جوان ہو سکتے ہیں تو یہی طالب علم ہو سکتے ہیں بشرطیکہ خدا تعالی [illegible] زندگیاں اسی دینی خدمت

میں وقف کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کو استقلال اور استحکام نصیب ہو اس درس کے دو طالبعلموں یعنے میاں غلام احمد صاحب اور حافظ روشن علی صاحب (برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب) نے آجکل بدیں وجہ کہ وہ علم عروض پڑھ رہے ہیں اور اشعار بنانے میں مشق کر رہے ہیں اسمائے باری ..... تعالی کو نظم میں ترتیب دی ہے تاکہ عوام الناس کو ان کے یاد کرنے میں آسانی ہو اور بموجب حدیث شریف کے جو کوئی ان اسماء مبارک باری تعالی کو یاد کرتا ہے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے وہ لوگ تو جنت میں داخل ہوں اور ان کو ثواب اور رضائے الہی حاصل ہو اور وہ اسماء باری تعالی یہ ہیں:

و لله الاسماء الحسنی فادعوہ بہا و ذروا الذین یلحدون فی اسمائہ

(فی بحر) متقارب

حسیب مجیب رقیب کریم
قریب لطیف بدیع رحیم
مجید حمید رشید شہید
معید متین سمیع علیم
خبیر بصیر کبیر محیط
علی قوی عزیز حکیم
غفور شکور صبور عفو
ولی ودود رؤف حلیم
سلام غنی وکیل حفیظ
مقیت ممیت جلیل عظیم

فی بحر متدارک

قابض باسط خافض رافع
خالق رازق باعث واسع
ماجد واحد واجد قادر
ظاہر باطن حافظ نافع
مومن مالک وارث ضار
غافر قاہر غالب مانع
اول آخر بادی مبدی
شاکر عالم منعم جامع

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

ایک مقدمہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء میں کچھ خط و کتابت مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کی طبع ہوئی تھی جس کی تردید مولوی کرم الدین صاحب نے بذریعہ سراج الاخبار جہلم مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر میں کی تھی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت ناشائستہ کلمات لکھے تھے اس تمام معاملہ کی اصل بنا کتاب سیف چشتیائی مصنفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی تھی جو کہ انہوں نے اپنے زعم میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے اعجازی کتاب بنام اعجاز المسیح کے رد میں لکھی تھی مولوی کرم الدین صاحب کے شائع کردہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم کی بنا پر حکیم فضلدین صاحب نے مولوی کرم الدین صاحب پر استغاثہ فوجداری کیا تھا جس میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور چند دیگر اشخاص بطور گواہ طلب کئے گئے تھے اس مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء تھی مگر حاضر ہونے سے پیشتر عدالت سے معلوم ہوا کہ وارنٹ پر تعمیل مولوی کرم الدین صاحب کی طرف سے بوجہ عدم موجودگی مقام سکونت نہ ہو سکی اور پیر مہر علی شاہ صاحب بوجہ علالت طبع نہ آ سکے جس کی تصدیق میں ایک ڈاکٹری سرٹفکیٹ ضمن شہادت کے ساتھ تھا ۔ اس کے مقابل بچاؤ کی نیت سے مولوی کرم الدین صاحب نے ایک استغاثہ فوجداری جہلم میں بنام حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حکیم فضلدین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان و شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم و مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دائر کیا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور جو کہ حکیم فضل الدین صاحب کی طرف سے وکیل تھے ۱۵ دسمبر کی پیشی بھگتا کر بحیثیت مختار جہلم گئے اور عدالت میں ضمانت داخل کروا کر وارنٹ بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے تعمیل کے روکنے کی اجازت عدالت مختار سے حاصل کی ۔ وارنٹ اگرچہ جہلم سے چلا ہوا تھا اور بٹالہ تک بھی پہنچ چکا تھا مگر خدا تعالی کے خاص فضل سے ابھی حضرۃ اقدس تک نہ پہنچا تھا اور یہ بھی ایک نشان منجانب اللہ ہے خواجہ صاحب فوراً آ گئے اور وارنٹ کی تعمیل بذریعہ حکمنامہ عدالت روک دی گئی اس مقدمہ کی تاریخ پیشی جہلم میں ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء ہے مزید حالات سے انشاء اللہ تعالی اطلاع دیجاوے گی ۔ ایک مامور من اللہ کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ ایک نشان الہی ہوتا ہے اسیطرح ہمیں امید کامل ہے کہ یہ مقدمہ جو کہ حضرۃ اقدس پر دائر کیا گیا ہے کسی بڑے الہی نشان کا پیش خیمہ ہے جس کی حقیقت اپنے وقت پر خود خدا تعالی بذریعہ اپنے مامور کے کھول دے گا اور آپ کی صداقت اور دعا کا پر ایک شاہد ناطق ہوگا ۔

آج کل قادیان میں سردی بہت شدت اور شدت سے پڑ رہی ہے ۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور

کی تحریک ہو اور وہ یہ ہے کہ دار الامان قادیان مین علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ایک اور بھی مکتب ہے جسکا معلم ہمارے مخدوم مکرم حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب حکیم ہین اور آپ کو جو دلچسپی اور شوق علم سے ہے شاید ہی کوئی فرد بشر ہوگا جو آپ کے اسم مبارک سے تو واقف ہو مگر اس سے واقف نہو اور جہان کہین آپنے قیام کیا ہے وہان یہ درس تدریس کا سلسلہ بفضل خدا برابر ساتھ ہی جاری رہا ہے آپکا کتب خانہ ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے اور یہ تمام کتب اس نیت سے فراہم کی گئی ہین کہ ان کے ذریعہ سے خدمت قرآن ہو آپکی بڑی خواہش ہے کہ اہل اسلام عربی علم سے بہرہ ور ہون اور اپنی ذریت کو بھی عربی ہی کی تعلیم دلاوین اور یہ لوگ اسلام کے حصن حصین مین ہرگز داخل ہی نہیں ہو سکتے جب تک عربی زبان سے ان کو واقفیت نہ ہو خود مولانا صاحب نے ہر ایک مروجہ علم - کیا سائنس - کیا فلسفہ کیا ہیئت - کیا طبیعات - تواریخ جغرافیہ - علم کلام - علم طب وغیرہ وغیرہ عربی زبان مین ہی تحصیل کئے ہین اور اسلام کی ترقی کا جو ایک بڑا جزو آپنے عربی دانی کو قرار دیا ہے یہ ایک بہت ہی قابل قدر خیال ہے جس کی طرف ہر ایک اہل اسلام کو عموماً اور احمدیہ جماعت کو خصوصاً اپنی توجہ کو بڑے زور سے صرف کرنا چاہئیے اور جو احباب اگرچہ بذات خود تو اس نعمت عظمی سے محروم ہین اور اب تحصیل نہین کر سکتے ان کو کم از کم اپنی آئندہ ذریت پر تو ضرور یہ احسان کرنا چاہئیے کہ وہ اس سے ہرگز محروم نہ رکھی جاوے یہ بات ہمین یہان رہنے اور ذاتی تجربہ سے ثابت ہوگئی ہے کہ اسلامی تعلیم اخلاق اور اس کے برکات سے ہم اس وقت پوری طور پر متمتع ہون گے جب عربی علوم مین ہمین ایک کامل مشق ہوگی اور ہماری دین کی تکمیل کیواسطے اس زبان کا جاننا ہمین بہت ضروری ہے اور ہم احمدیہ جماعت مین داخل ہو کر اس سے بڑھکر اور کوئی ظلم اسلامی حیثیت سے اپنی آئندہ ذریت پر نہین کر سکتے کہ اسے عربیت سے محروم رکھین اور جس حالت مین کہ دین کا دنیا پر مقدم کرنا ہماری بیعت کے اقرار کا ایک جزو اعظم ہے اور دین کی پوری واقفیت عربی سے وابستہ ہے تو ہم اس ایفاء عہد مین کہان تک پیچھے رہینگے اگر اس کی ترویج کی آپس مین کوشش نکرین گے غرضیکہ اس بڑی ضرورۃ کو جو کہ وجود اسلام کے نشوو نما کیواسطے روح کے حکم مین ہے کما حقہ حکیم صاحب ہی اپنے درس مین پورا کرتے ہین اور ہمیشہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث - علم کلام - علم عروض علم طب وغیرہ طالب علم آپ سے مستفید ہوتے رہتے ہین اور اصل تعلیم الاسلام یہی ہے اور فصاحت و بلاغت کے میدان مین جو کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بڑا نشان ہے اور جس نشان کو ہمارے پاک امام مرسل من اللہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج تک مختلف تصنیفات کی صورت مین پیش کیا ہے اگرچہ قدم بڑہانے والے جوان ہو سکتے ہین تو یہی طالب علم ہو سکتے ہین بشرطیکہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی زندگیان اسی دینی خدمت مین وقف کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کو استقلال اور استحکام نصیب ہو اس درس کے دو طالبعلمون یعنے میان غلام احمد صاحب اور حافظ روشن علی صاحب (برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب) نے آجکل بدین وجہ کہ وہ علم عروض پڑھ رہے ہین اور اشعار بنانے مین مشق کر رہے ہین اسماء باری...... تعالیٰ کو نظم مین ترتیب دی ہے تاکہ عوام الناس کو ان کے یاد کرنے مین آسانی ہو اور بموجب حدیث شریف کے جو کوئی ان اسماء مبارک باری تعالیٰ کو یاد کرتا ہے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے وہ لوگ تو جنت مین داخل ہون اور ان کو ثواب اور رضاء الٰہی حاصل ہو اور وہ اسماء باری تعالیٰ یہ ہین :-

و للہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا و ذر الذین یلحدون فی اسمائہ

(فی بحر) متقارب

حَسِیبٌ مُجِیبٌ رَقِیبٌ کَرِیمٌ
قَرِیبٌ لَطِیفٌ بَدِیعٌ رَحِیمٌ
مَجِیدٌ حَمِیدٌ رَشِیدٌ شَہِیدٌ
مُعِیدٌ مَتِینٌ سَمِیعٌ عَلِیمٌ
خَبِیرٌ بَصِیرٌ کَبِیرٌ مُحِیطٌ
عَلِیٌّ قَوِیٌّ عَزِیزٌ حَکِیمٌ
غَفُورٌ شَکُورٌ صَبُورٌ عَفُوٌّ
وَلِیٌّ وَدُودٌ رَؤُوفٌ حَلِیمٌ
سَلَامٌ غَنِیٌّ وَکِیلٌ حَفِیظٌ
مُقِیتٌ مُمِیتٌ جَلِیلٌ عَظِیمٌ

فی بحر متدارک

قَابِضٌ بَاسِطٌ خَافِضٌ رَافِعٌ
خَالِقٌ رَازِقٌ بَاعِثٌ وَاسِعٌ
مَاجِدٌ وَاحِدٌ وَاجِدٌ قَادِرٌ
ظَاہِرٌ بَاطِنٌ حَافِظٌ نَافِعٌ
مُؤمِنٌ مَالِکٌ وَارِثٌ صَادِقٌ
غَافِرٌ قَاہِرٌ غَالِبٌ مَانِعٌ
اَوَّلٌ آخِرٌ بَادِیٌ مُبْدِیٌ
شَاکِرٌ عَالِمٌ مُنْعِمٌ جَامِعٌ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

ایک مقدمہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء مین کچھ خط و کتابت مولوی کرم الدین صاحب ساکن بہین ضلع جہلم کی طبع ہوئی تھی جس کی تردید مولوی کرم الدین صاحب نے بذریعہ سراج الاخبار جہلم مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر مین کی تھی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ناشائستہ کلمات لکھے تھے اس تمام معاملہ کی اصل بناء کتاب سیف چشتیائی مصنفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی تھی جو کہ انہون نے اپنے زعم مین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعجازی کتاب بنام اعجاز المسیح کے رد مین لکھی تھی مولوی کرم الدین صاحب کے شائع کردہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم کی بنا پر حکیم فضلدین صاحب نے مولوی کرم الدین صاحب پر استغاثہ فوجداری کیا تھا جس مین پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور چند دیگر اشخاص بطور گواہ طلب کئے گئے تھے اس مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تھی مگر حاضر ہونے سے پیشتر عدالت سے معلوم ہوا کہ وارنٹ پر تعمیل مولوی کرم الدین صاحب کی طرف سے بوجہ عدم موجودگی مقام سکونت نہ ہو سکی اور پیر مہر علی شاہ صاحب بوجہ علالت طبع نہ آ سکے جس کی تصدیق مین ایک ڈاکٹری سرٹفکیٹ سمن شہادت کے ساتھ تھا۔ اس کے مقابل بچاؤ کی نیت سے مولوی کرم الدین صاحب نے ایک استغاثہ فوجداری جہلم مین بنام حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حکیم فضلدین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان و شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم و مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دائر کیا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور جو کہ حکیم فضل الدین صاحب کی طرف سے وکیل تھے ۱۵ دسمبر کی پیشی بھگتا کر بحیثیت مختار جہلم گئے اور عدالت مین ضمانت داخل کروا کر وارنٹ بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعمیل کے روکنے کی اجازت عدالت مختار سے حاصل کی۔ وارنٹ اگرچہ جہلم سے چلا ہوا تھا اور بٹالہ تک بھی پہنچ چکا تھا مگر خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ابھی حضرۃ اقدس تک نہ پہنچا تھا اور یہ بھی ایک نشان منجانب اللہ ہے خواجہ صاحب فوراً آ گئے اور وارنٹ کی تعمیل بذریعہ حکمنامہ عدالت روکدی گئی اس مقدمہ کی تاریخ پیشی جہلم مین ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء ہے مزید حالات سے انشاء اللہ تعالیٰ اطلاع دیجاوے گی۔ ایک مامور من اللہ کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ ایک نشان الٰہی ہوتا ہے اسیطرح ہمین امید کامل ہے کہ یہ مقدمہ جو کہ حضرۃ اقدس پر دائر کیا گیا ہے کسی بڑے الٰہی نشان کا پیش خیمہ ہے جس کی حقیقت اپنے وقت پر خود خدا تعالیٰ بذریعہ اپنے مامور کے کھول دے گا اور آپ کی صداقت اور دعاوی پر ایک شاہد ناطق ہوگا۔

آج کل قادیان مین سردی بہت خشک اور شدت سے پڑ رہی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور

اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری معہ عبد الخالق صاحب علاوہ حضرت اقدس کی الہامی مسجد مین معتکف ہین (خدا تعالیٰ ایسی توفیق ہر ایک کو دے)

اس ہفتہ کے الہامات

۲۱ و ۲۲ دسمبر کے درمیان کی شب کو دو اور ۳ بجے کے درمیان یہ الہام ہوا۔

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ

(یعنی تیرے پر ایسا زمانہ آنیوالا ہے جیسے موسیٰ ؑ پر آیا تھا)

۲۳ دسمبر کو ظہر کیوقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ رات کو یہ الہام ہوا ہے۔

انہ کریم تمشیٰ امامک وعادیٰ من عاد

یعنی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوۃ کی گویا اس کی عداوت کی۔

احتلام کا علاج فرمودہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی

(۱) پیشاب کرکے سووے۔

(۲) پانی وغیرہ پیکر نہ سووے۔

(۳) کہانے اور سونے مین ۳ گہنٹہ کا فاصلہ ہو۔

(۴) لنگوٹ باندھکر سووے۔

(۵) جب سونے لگے تو یہ خیال ہو کہ بستر میلا یا پلید نہ ہو جاوے اور بستر صاف رکھے۔

(۶) کاربونیٹ آف آئرن یک سرخ یا ایک گولی اوس دوا کی کہاوے جو کہ البدر نمبر ۸ کے ٹیٹل پیج کالم ۳ مین لکھی ہے۔

تصحیح

البدر صفحہ ۵۹ زیر عنوان "ایشیائی دماغ اور تثلیث" ہم نے دیکہایا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب علیگڈھ مین تھے اور وہان آپ نے ایک کالجیر صاحب کی معرفت تثلیث وغیرہ پر سوال کئے حکیم صاحب کا علی گڈھ مین ہونا یہ غلطی سے لکہا گیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ لاہور مین ایک علی گڈھ کے کالجیر اور پروفیسر صاحب تھے جن سے یہ سب گفتگو لاہور مین ہوئی تھی

خبرین

ترکستان کی طرف ایران کی حد کے پاس ایک مقام فرغانہ ہے وہاں اندی جان مین ایک سخت زلزلہ آنے سے ۵۰ دیسی اور ۵ روسی ہلاک ہو گئے۔

کارونیشن کی تقریب پر ۵۰۰ مہمان ولایت سے آئے ہین کہ وہ یہان کے دربار کی کیفیت دیکھین۔

لکھنؤ مین طاعون پہوٹ پڑی سخت انتظام شروع ہے

یورپ مین امسال اس قدر سردی ہے کہ مدتون یاد رہیگی

پیرس مین بعض لوگون کا بازارون مین چلتے چلتے خون جم گیا۔

امیر کابل نے قندہار کے درانی سردارون مین سے ایک کی لڑکی کے ساتھہ شادی کی۔

ولایت سے جو سامان جنگ امیر کابل کا آیا ہوا ہے اس مین سے صرف توپین گورنمنٹ انگریزی نے گذارنیکی اجازت دی ہے۔ اور باقی تمام سامان روکا ہے کہ اس کا عہدنامہ سرکار کے ساتھہ نہین ہے۔

پونہ مین ایک بابو صاحب رام چندر ہرکوجی راؤ نے اپنے ایک ملازم کو اس لئے قتل کرڈالا کہ ایک فقیر نے ان کو بتلایا کہ اگر ایک انسان قربانی دو تو تمہارے گہر مین ایک خزانہ مدفون ہے وہ مل جاویگا۔

۲۴ دسمبر کی شام کو کارونیشن کیمپ دہلی مین اسٹر کے مکان کے قریب الکٹریک لائٹ کمپنی کے دفتر کو آگ لگی بہت کوشش آگ بجہانے کی کی مگر کارگر نہ ہوئی نہ انجن کام آئے صرف کاغذات بچے۔

اوسی شام کو ایک اور آگ لگی اور ڈائرکٹر جنرل کے کیمپ مین تار والہ خیمہ بالکل جل گیا۔ پاس کے خیمون کے گرا دینے سے آگ بجھہ گئی۔

دہلی مین جنگی قواعد ہوتے ہوئے ایک گورہ توپ والی گاڑی سے گر کر اس کے پہیے کے نیچے آکر کچلا گیا

قاہرہ مین شہر پناہ کے قریب ایک پرائیوٹ کارخانہ تیزاب کا میگزین اڑ گیا۔ اٹھارہ مصری اس حادثہ مین ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی۔

دربار دہلی مین افسرون کے ساتھہ کتے نہ جانے پائین گے (پ۔ ۱۔ ۶)

سلطان مسقط اور اس کے ہمراہیون کے لئے کیمپ کا بندوبست ہو رہا ہے۔

دربار کے جلوس مین نظام دکن کا ہاتھی وائسرائے ہند کے ہاتھی کے بعد اول صف مین دہنی طرف ہوگا۔

خان قلات بھی دربار دہلی کے جلوس مین ہاتھی پر حضور وائسرائے کے ہمراہ ہون گے ان کے ہاتھی کا درجہ نمایان ہوگا۔

اس وقت جنوبی افریقہ مین ۵۵ ہزار انگریزی فوج موجود ہے۔

چاندی کی قیمت گھٹتی جاتی ہے جس کے باعث گورنمنٹ چین کو بڑی تفتیش ہے۔

روس کے وزیر زراعت نے کوہ قاف پر چاء کی کاشت مین خاطر خواہ کامیاب ہونے کے باعث وہان چائے کی کاشت کو ترقی دینے کا ارادہ کرلیا ہے۔

جنگ سمالی مین ایک پورٹسکٹن تار برقی کا بہی جایگا

بوئر جنرلون کی فہرست نے جو انہون نے شائع کی ہے معلوم ہوا کہ انگریزون نے ان کے فنڈ مین صرف ۲۵ ہزار ۲۸۰ پونڈ چندہ دیا جس مین مسٹر فیس کا عطیہ ۲ ہزار ۵۰۰ پونڈ اور پانچ پانچ سو پونڈ کی تین اور رقمین بھی شامل ہین۔

افریقہ مین ۷۰ ہزار ہاتھی سالانہ ہاتھی دانت کی غرض سے مارے جاتے ہین۔

یکم دسمبر کو دربار کیمپ کی ریل کہل گئی

ممالک متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے چارلسٹن کے محکمہ بحری کا محصول جمع کرنے کے لئے ایک حبشی مقرر کیا ہے۔ ملک کے جنوبی حصہ والے بڑا شور و غوغا کر رہے ہین

بیت المقدس مین یہودی باشندون نے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس مین ۲۴ ہزار کتابین ہین زیادہ تر عبرانی زبان مین ہین چند نادر الوجود نسخے بہی ہین

جہانسی کے علاقہ مین ایک عورت کو پولیس نے اخفائے ولادت اور بچے کو بے پناہ چہوڑ دینے کے جرم مین چالان کیا۔ عورت اقبالی تھی۔ قید ہو گئی مگر جیل مین جاکر معلوم ہوا کہ اُسے چہہ ماہ کا حمل ہے۔ ڈاکٹر نے شہادۃ دی یہ ناممکن ہے کہ جس نوزائیدہ بچہ کے متعلق اُس پر مقدمہ ہوا ہے وہ اس کا فرزند ہو اوس پر عدالت بالانے عورت کو بری کر دیا۔

شام کے شہر لاذقیہ کا تمباکو بلاد یورپ و امریکہ مین ایسا پسند ہوا ہے کہ اس کی تجارت کو اپنے ہاتھہ مین لینے کے لئے وہان کئی کمپنیان بن گئی ہین۔ عثمانی اخبارات مقامی عثمانیہ تاجرون کو متنبہ کر رہے ہین۔ یہ تمباکو خوشبودار ہونے کی وجہ سے ابا ریجہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ٹرسٹیان وقف حسین آباد میں قریب ڈاکخانہ اور نخاس کے پل پر اپر پرائمری کلاس تک تعلیم دینے کے لئے دو مدارس بطور شاخ جوبلی ہائی سکول کہولین گے تعلیم مفت ہوگی فیس نہیں لیجاوے گی (۱۵-۱۲-۰۲)

۲۴ نومبر لنڈن۔ شاہزادہ۔ شاہزادی کناٹ آج شرکت دربار کے واسطے لنڈن سے چلے۔

دربار دہلی مین اب مسٹر بورڈلن قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال جو پہلے بورڈ آف ریونیو کے سینیر ممبر تھے شریک ہون گے۔ بنگال مین عام خواہش ہے کہ اُنہیں کو مستقل لاٹ کیا جاوے۔

(از اخبارات)

اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری معہ عبدالخالق صاحب علاوہ حضرت اقدس کی الہامی مسجد مین معتکف ہین (خدا تعالیٰ ایسی توفیق ہر ایک کو دے)

اس ہفتہ کے الہامات

۲۱ و ۲۲ دسمبر کے درمیان کی شب کو دو اور ۳ بجے کے درمیان یہ الہام ہوا۔

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ

(یعنی تیرے پر ایسا زمانہ آنیوالا ہے جیسے موسیٰؑ پر آیا تھا)

۲۳ دسمبر کو ظہر کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ رات کو یہ الہام ہوا ہے۔

انہ کریم تمشیٰ امامک وعاد من عاد

یعنی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی گویا اس کی عداوت کی۔

احتلام کا علاج فرمودہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی

(۱) پیشاب کر کے سووے۔

(۲) پانی وغیرہ پیکر نہ سووے۔

(۳) کھانے اور سونے مین ۳ گھنٹہ کا فاصلہ ہو۔

(۴) لنگوٹ باندھکر سووے۔

(۵) جب سونے لگے تو یہ خیال ہو کہ بستر میلا یا پلید نہ ہو جاوے اور بستر صاف رکھے۔

(۶) کاربونیٹ آف آئرن یک سرخ یا ایک گولی اوس دوا کی کھاوے جو کہ البدر نمبر ۴ کے ٹیٹل پیج کالم ۳ مین لکھی ہے۔

تصحیح

البدر صفحہ ۵۹ زیر عنوان "ایشیائی دماغ اور تثلیث" ہم نے دیکھا یا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب علیگڈھ مین تھے اور وہان آپ نے ایک کالجیر صاحب کی معرفت تثلیث وغیرہ پر سوال کئے حکیم صاحب کا علی گڈھ مین ہونا یہ غلطی سے لکھا گیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ لاہور مین ایک علی گڈھ کے کالجیر اور پروفیسر صاحب تھے جن سے یہ سب گفتگو لاہور مین ہوئی تھی

خبرین

ترکستان کی طرف ایران کی حد کے پاس ایک مقام فرغانہ ہے وہان اندی جان مین ایک سخت زلزلہ آنے سے ۵۰ دیسی اور ۵ روسی ہلاک ہو گئے۔

کارونیشن کی تقریب پر ۔۔۔ ۵ ہ ۔۔۔ ملک ۔۔۔ آئے ہین کہ وہ یہان کے دربار کی کیفیت دیکھین۔

لکھنؤ مین طاعون پھوٹ پڑی سخت انتظام شروع ہے

یورپ مین امسال اس قدر سردی ہے کہ مدتون یاد رہیگی

پیرس مین بعض لوگون کا بازارون مین چلتے چلتے خون جم گیا۔

امیر کابل نے قندہار کے درانی سردارون مین سے ایک کی لڑکی کے ساتھ شادی کی۔

ولایت سے جو سامان جنگ امیر کابل کا آیا ہوا ہے اس مین سے صرف توپین گورمنٹ انگریزی نے گذارنیکی اجازت دی ہے۔ اور باقی تمام سامان روکا ہے کہ اس کا عہد نامہ سرکار کے ساتھ نہین ہے۔

پونہ مین ایک بابو صاحب رام چندر ہرکوجی راؤ نے اپنے ایک ملازم کو اس لئے قتل کر ڈالا کہ ایک فقیر نے ان کو بتلایا کہ اگر ایک انسان قربانی دو تو تمہارے گھر مین ایک خزانہ مدفون ہے وہ مل جاویگا۔

۱۴ دسمبر کی شام کو کارونیشن کیمپ دہلی مین ڈاکٹر کے مکان کے قریب الکٹریٹ لائٹ کمپنی کے دفتر کو آگ لگی بہت کوشش آگ بجھانے کی کی مگر کارگر نہ ہوئی نہ انجن کام آئے صرف کاغذات بچے۔

اوسی شام کو ایک اور آگ لگی اور ڈائرکٹر جنرل کے کیمپ مین تار والا خیمہ بالکل جل گیا۔ پاس کے خیمون کے گرا دینے سے آگ بجھ گئی۔

دہلی مین جنگی قواعد ہوتے ہوئے ایک گورہ توپ والی گاڑی سے گر کر اس کے پہیئے کے نیچے آکر کچلا گیا

قاہرہ مین شہر پناہ کے قریب ایک پرائیوٹ کارخانہ تیزاب کا میگزین اڑگیا۔ اٹھارہ مصری اس حادثہ مین ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی۔

دربار دہلی مین افسرون کے ساتھ کتے نہ جانے پائین گے (پ - ۱ - ۶)

سلطان مسقط اور اس کے ہمرائیون کے لئے کیمپ بند و بست ہو رہا ہے۔

دربار کے جلوس مین نظام دکن کا ہاتھی وائسرائے ہند کے ہاتھی کے بعد اول صف مین دہنی طرف ہوگا۔

خان قلات بھی دربار دہلی کے جلوس مین ہاتھی پر حضور وائسرائے کے ہمراہ ہون گے ان کے ہاتھی کا درجہ نمایان ہوگا۔

اس وقت جنوبی افریقہ مین ۵۵ ہزار انگریزی فوج موجود ہے۔

چاندی کی قیمت گھٹتی جاتی ہے جس کے باعث گورمنٹ چین کو بڑی تفتیش ہے۔

روس کے وزیر زراعت نے ۔۔۔ تاشقند پر چاول کی کاشت مین خاطر خواہ کامیاب ہونے کے باعث وہان چائے کی کاشت کو ترقی دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔

جنگ سمالی مین ایک پورا سکشن تار برقی کا بھی جائیگا

بوئر جنرلون کی فہرست نے جو انہون نے شائع کی ہے معلوم ہوا کہ انگریزون نے ان کے فنڈ مین صرف ۲۵ ہزار ۲۸۰ پونڈ چندہ دیا جس مین مسٹر فیپس کا عطیہ ۲۰ ہزار ۱۸۵ پونڈ اور پانچ پانچ سو پونڈ کی تین اور رقمین بھی شامل ہین۔

افریقہ مین ۷۰ ہزار ہاتھی سالانہ ہاتھی دانت کی غرض سے مارے جاتے ہین۔

یکم دسمبر کو دربار کیمپ کی ریل کھل گئی

ممالک متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے چارلسٹن کے محکمہ بحری کا محصول جمع کرنے کے لئے ایک حبشی ۔۔۔ ہے۔ ملک کے جنوبی حصہ والے بڑا شور و غوغا کر ۔۔۔

بیت المقدس مین یہودی باشندون نے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس مین ۴۲ ہزار کتابین ہین زیادہ تر عبرانی زبان مین ہین چند نادر الوجود نسخے بھی ہین

جہانسی کے علاقہ مین ایک عورت کو پولیس نے اخفائے ولادت اور بچے کو بے پناہ چھوڑ دینے کے جرم مین چالان کیا۔ عورت اقبالی تھی۔ قید ہو گئی مگر جیل مین جاکر معلوم ہوا کہ اُسے چھ ماہ کا حمل ہے۔ ڈاکٹر نے شہادت دی یہ ناممکن ہے کہ جس نوزائیدہ بچہ کے متعلق اُس پر مقدمہ ہوا ہے وہ اس کا فرزند ہو اوس پر عدالت بالا نے عورت کو بری کر دیا۔

شام کے شہر لاذقیہ کا تنباکو بلاد یورپ و امریکہ مین ایسا پسند ہوا ہے کہ اس کی تجارت کو اپنے ہاتھ مین لینے کے لئے وہان کئی کمپنیان بن گئی ہین۔ عثمانی اخبارات مقامی عثمانیہ تاجرون کو متنبہ کر رہے ہین۔ یہ تنباکو خوشبودار ہونے کی وجہ سے ابا ریحہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ٹرسٹیان وقف حسین آباد مین قریب ڈاک خانہ اور نخاس کے پل پر اپر پرائمری کلاس تک تعلیم دینے کے لئے دو مدارس بطور شاخ جوبلی ہائی سکول کھولین گے تعلیم مفت ہوگی فیس نہین لیجاوے گی (۵ - ۳۰ - ۰)

۲۴ نومبر لنڈن۔ شاہزادہ۔ شاہزادی کناٹ آج شرکت دربار کے واسطے لنڈن سے چلے۔

دربار دہلی مین اب مسٹر بورڈلن قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال جو پہلے بورڈ آف ریونیو کے سینیر ممبر تھے شریک ہون گے بنگال مین عام خواہش ہے کہ اُنہیں کو مستقل لاٹ کیا جاوے۔

(از اخبارات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید مبارک

عید مبارک قریب ہے - ہمین پہلے ہی امید ہے کہ احمدی قوم کو عید کے چندے کا خود فکر ہوگا مگر یاد دہانی کے لئے درخواست ہے کہ احمدی جماعت ایسی امداد سے مدرسہ تعلیم الاسلام کو محروم نہ رکھے گی کیونکہ قوم کو خوب معلوم ہے کہ اس کی فیاضی سے اس جگہ آئندہ نسلون کے جوان قوم کی خدمت کے واسطے تیار کئے جا رہے ہین - اپنے شہر کے احباب اور معززین تحریک کرکے اور عید کا ایک ایک روپیہ وصول کرکے راقم کے نام قادیان روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الراقم

محمد علیخان رئیس
مالیر کوٹلہ و ڈائرکٹر مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیان
دار الامان

مجمع تحقیق الادیان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اول یہ کہ حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ایک بڑی غرض یہ ہے کہ آپ کے خدام بڑے غور و تدبر سے اپنے آپکو اس قابل بنا دین کہ اس الٰہی سلسلہ یعنی احمدیت کسی طالب حق کی تشفی یا اور خدا تعالےٰ کے تسبیح اور تقدیس کے بارے مین جیسا کبھی ان کو کسی مخالف اور معاند سے گفتگو کرنی پڑے تو وہ ان دونون صورتون مین اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے ساکت نہ ہین اور ان تصنیفات کے مطالعہ سے انمین ایک مادہ حضرۃ اقدس کے ایجاد کردہ طرز استدلال اور فن کلام کا پیدا ہو جاوے - اپنے امام ہمام کے اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس کے متعلق یہ تجویز ہوئی کہ اس مجمع کے ہر جلسہ مین ان تصنیفات کا کوئی حصہ یا کوئی کتاب مقرر کی جاوے اور چند ایک احباب ایسے منتخب ہون کہ وہ ایک فرض منصبی کے طور پر اس کتاب یا حصہ کتاب کا خلاصہ تقریرًا یا تحریرًا آئندہ جلسہ مین معہ اپنے ایزادی خیالات و ریمارک کے سنایا کرین

دوم) اس مجمع کے بعض افراد اپنے اوقات کا کوئی حصہ اس امر کے لئے وقف کرین کہ وہ غیر مذاہب اور ممالک کی زبا ندانی بحصیل کرین اور ایک ایک یا دو دو صاحب ایک خاص زبان کو لیوین اور اسے توکل علی اللہ شروع کرین اور ہر نصف ماہ یا ایک ماہ مین جو ترقی وہ اس زبان مین کرین اس کی رپورٹ مجمع مین ہو اور وہ اسے سنا بھی دیوین اس طرح سے اللہ تعالےٰ اگر چاہے تو کچھ عرصہ مین ہر ایک زبان کے عالم دار الامان مین پیدا ہو سکتے ہین اور وہ اس الٰہی سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ مختلف بلاد مین کر سکتے ہین اور مختلف مذاہب کی کیفیت کا مطالعہ کرکے انکے مقابل مذہب (اسلام) کی حقانیت اور صداقت کو دنیا پر ظاہر کر سکتے ہین - اس وقت مین اس امر کو مناسب نہین سمجھتا کہ اس پر اپنا ریمارک کرون کہ یہ ہر دو اصول عمومًا اور دوسرا اصول خصوصًا کسطرح نبھ سکتا ہے اور اس کے لئے اول اول ہمین کیا ذریعہ اختیار کرنے چاہئین اور تمام زبانون کے معلم کہان سے آوین - ہر ایک مجاہد فی اللہ جس نے اپنا وقت تحصیل زباندانی کے لئے وقف کیا ہے کسطرح ثابت کر سکے کہ واقعی اس نے کوئی نمایان ترقی اپنے فرض منصبی مین کی ہے کیونکہ جس حال مین ان مختلف زبانون کے ماہر موجود نہین ہین تو اس کی تحصیل اور تدریس اور ترقی کا کیا حال معلوم ہو سکتا ہے - یہ کام ایک دین کی خدمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے توکل پر اس نے سر انجام پانا ہے اگر اس قادر مطلق ہستی کو منظور ہوگا تو تمام ذرائع وہ خود پیدا کر دیگا۔

آج تک تین چار جلسہ اس مجمع کے ہو چکے ہین اور منتظمان مجمع کا خیال ہے کہ اس کے دائرے کو وسیع کرکے بیرونجات کے احمدیہ احباب کو اس کے ممبر ہونے کی تحریک کرین کہ وہ اس مین داخل ہو کر اس کے ہر دو اصولون پر اپنے اپنے مقام پر کاربند ہون

ہماری اپنی رائے

اس مجمع کے متعلق یہ ہے کہ اس کی ضرورت مین تو شک نہین ہے ایک ایسے مجمع اور ایسے مجاہدین کی ضرورت تو احمدیہ مشن کو بہت ہے اور خدا تعالیٰ اسے برکت دے اور اس کے ارادون مین کامیابی حاصل ہو - مگر منتظمان مجمع سے ہماری اتنی التماس ضرور ہے کہ پیشتر اس کے کہ وہ بیرونجات کی احمدیہ پبلک مین اس کے ممبر پیدا کرنے کی کوشش کرین کم سے کم تین ماہ تک اون احباب کو اجازت دین کہ وہ اس کا استقلال اور استحکام دیکھ لین اور اس اثنا مین وہ کوشش کرین کہ اپنی کارروائی اور انتظام کی رپورٹ ماہواری بیرونجات کے احباب کو پہنچاتے رہین اور جس حالت مین کہ یہ مجمع ایک علمی مذاق کا مجمع ہے اور وہ علمی مذاق بھی ایسا کہ جس نے ایک عالم کا احاطہ کرنا ہے تو ضرور ہے کہ مجمع کے کل اعلیٰ اراکین ایسے ہی ہون جیسے کہ مفتی محمد صادق صاحب سیکرٹری ہین کہ زبان عربی - انگریزی - عبرانی - فارسی اور اردو اور پنجابی مین ایک معقول دسترس رکھتے ہین اور اگر زیادہ زبانون پر مثل مفتی صاحب اون کا احاطہ نہ ہو تو کم از کم عربی اور انگریزی کے اعلیٰ تعلیم سے واقف ہون +

احمدیہ پبلک کو ہم نے اس مجمع سے کیون انٹروڈیوس کیا

تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کرین اور ہر ایک مقام کی احمدیہ جماعت کو لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ایسے مجمع قائم کرکے اپنے ممبرون مین سے ایسے افراد پیدا کرتی رہین جو اپنے اوقات کو تفقہ فی الدین اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف کرکے اس الٰہی سلسلہ کے انصار ثابت ہو سکین سردست اس سے ہمین کوئی غرض نہین ہے کہ وہ اس مجمع کے ممبر ہون یا نہ ہون اور یہ مجمع اس اٹھائے کام کو نبھا سکے یا نہ نبھا سکے بہرحال ایسے مجمعون کی ضرورت تو ضرور ہے یہ وہ وقت نہین ہے کہ انسان دین سے بے فکر ہو کر بیٹھ رہے کیا تم نے یہ نہین سنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین سے اگر کوئی دین کا دسوان حصہ ترک کرتا تو وہ گنہگار ہوتا تھا -

اور جس صورت مین تم نے ان اصحاب کرام کے ساتھ ہونا ہے تو پھر دین سے بے فکری کے کیا معنے ہین اس خیال کی تائید مین ہمارے دوسرے آرٹیکل بھی دیکھنے کے قابل ہین جو اکثر احمدی قوم کے خادم اخبار بنام البدر مین شائع ہوتے رہینگے اور ہمارا یہ مقصد ہے کہ بیعت کے وقت جو اقرار **دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا جاتا ہے اس کے** ایفاء کے لئے مجموعی طور پر کوشش کرنے اور خدمت دین بجا لانے کے واسطے ایسے مجمع اور کمیٹیان ایک بہت ہی عمدہ اور انسب طریق ہے اور ہر ایک مقام پر ان کی ضرورت ہے +

نوٹ - احمدیہ جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس پر اپنی اپنی رائے لکھکر روانہ کرین جو بعد انتخاب درج اخبار کیجاوینگے۔

کیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے +

مطبع [illegible] صدیق قادیان دار الامان مین باہتمام شیخ فیض علی صاحب احمدی چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید مبارک

عید مبارک قریب ہے - ہمین پہلے ہی امید ہے کہ احمدی قوم کو عید کے چندے کا خود فکر ہوگا مگر یاددہانی کے لئے درخواست ہے کہ احمدی جماعت ایسی امداد سے مدرسہ تعلیم الاسلام کو محروم نہ رکھے [illegible] قوم کو خوب معلوم ہے کہ اس کی فیاضی [illegible] جگہ آئندہ نسلون کے جوان قوم کی خدمت کے واسطے تیار کئے جارہے ہین۔ اپنے شہر کے احباب اور معززین تحریک کرکے اور عید کا ایک ایک روپیہ وصول کرکے راقم کے نام قادیان روانہ فرماکر عنداللہ ماجور ہون۔

الراقم

محمد علیخان رئیس
مالیر کوٹلہ و ڈائرکٹر مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیان

دارالامان

مجمع تحقیق الادیان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اول یہ کہ حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جو ایک بڑی غرض یہ ہے کہ آپ کے خدام بڑی غور وتدبر سے اپنے آپکو اس قابل بنادین کہ اس الہی سلسلہ یعنی احمدیہ مشن کسی طالب حق کی تشفی یا او خدا تعالے کے تسبیح اور تقدیس کے بارہ مین جیسا کبھی ان کو کسی مخالف اور معاند سے گفتگو کرنی پڑے تو وہ ان دونون صورتون مین اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے ساکت نرہین اور ان تصنیفات کے مطالعہ سے انمین ایک مادہ حضرۃ اقدس کے ایجاد کردہ طرز استدلال اور فن کلام کا پیدا ہوجاوے۔ اپنے امام ہمام کے اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس کے متعلق یہ تجویز ہوئی کہ اس مجمع کے ہر جلسہ مین ان تصنیفات کا کوئی حصہ یا کوئی کتاب مقرر کی جاوے اور چند ایک احباب ایسے منتخب ہون کہ وہ ایک فرض منصبی کے طور پر اس کتاب یا حصہ کتاب کا خلاصہ تقریرًا یا تحریرًا آئندہ جلسہ مین معہ اپنے ایزادی خیالات وریمارک کے سنایا کرین

دوم) اس مجمع کے بعض افراد اپنے اوقات کا کوئی حصہ اس امر کے لئے وقف کرین کہ وہ غیر مذاہب اور ممالک کی زباندانی بتحصیل کرین اور ایک ایک یا دو دو صاحب ایک خاص زبان کو لیوین اور اُسے توکل علی اللہ شروع کرین اور ہر نصف ماہ یا ایک ماہ مین جو ترقی وہ اس زبان مین کرین اس کی رپورٹ مجمع مین ہو اور وہ اسے سنا بھی دیوین اس طرح سے اللہ تعالے اگر چاہے تو کچھ عرصہ مین ہر ایک زبان کے عالم دارالامان مین پیدا ہوسکتے ہین اور وہ اس الہی سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ مختلف بلاد مین کرسکتے ہین اور مختلف مذاہب کی کیفیت کا مطالعہ کرکے انکے مقابل مذہب اسلام کی حقانیت اور صداقت کو دنیا پر ظاہر کرسکتے ہین۔ اس وقت ہم اس امر کو مناسب نہین سمجھتا کہ اس پر اپنا ریمارک کرین تو کہ یہ ہر دو اصول عمومًا اور دوسرا اصول خصوصًا کسطرح نبھ سکتا ہے اور اس کیلئے اول اول ہمین کیا ذریعہ اختیار کرنے چاہئین اور تمام زبانون کے معلم کہان سے آوین۔ ہر ایک مجاہد فی اللہ جس نے اپنا وقت تحصیل زباندانی کے لئے وقف کیا ہے کسطرح ثابت کرسکے کہ واقعی اس نے کوئی نمایان ترقی اپنے فرض منصبی مین کی ہے کیونکہ جس حال مین ان مختلف زبانون کے ماہر موجود نہین ہین تو اس کی تحصیل اور تدریس اور ترقی کا کیا حال معلوم ہوسکتا ہے۔ یہ کام ایک دین کی خدمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے توکل پر اس نے سرانجام پانا ہے اگر اس قادر مطلق ہستی کو منظور ہوگا تو تمام ذرائع وہ خود پیدا کردیگا۔

آج تک تین چار جلسہ اس مجمع کے ہوچکے ہین اور منتظمان مجمع کا خیال ہے کہ اس کے دائرے کو وسیع کرکے بیرونجات کے احمدیہ احباب کو اس کے ممبر ہونے کی تحریک کرین کہ وہ اس مین داخل ہوکر اس کے ہر دو اصولون پر اپنے اپنے مقام پر کاربند ہون

ہماری اپنی رائے

اس مجمع کے متعلق یہ ہے کہ اس کی ضرورت مین تو شک نہین ہے ایک ایسے مجمع اور ایسے مجاہدین کی ضرورت تو احمدیہ مشن کو بہت ہے اور خدا تعالیٰ اسے برکت دے اور اس کے ارادون مین کامیابی حاصل ہو مگر منتظمان مجمع سے ہماری اتنی التماس ضرور ہے کہ پیشتر اس کے کہ وہ بیرونجات کی احمدیہ پبلک مین اس کے ممبر پیدا کرنے کی کوشش کرین کم سے کم تین ماہ تک اون احباب کو اجازت دین کہ وہ اس کا استقلال اور استحکام دیکھ لین اور اس اثنا مین وہ کوشش کرین کہ اپنی کارروائی اور انتظام کی رپورٹ ماہواری بیرونجات کے احباب کو پہنچاتے رہین اور جس حالت مین کہ یہ مجمع ایک علمی مذاق کا مجمع ہے اور وہ علمی مذاق بھی ایسا کہ جس نے ایک عالم کا احاطہ کرنا ہے تو ضرور ہے کہ مجمع کے کل اعلیٰ اراکین ایسے ہی ہون جیسے کہ منشی محمد صادق صاحب سیکرٹری ہین کہ بلحاظ عربی - انگریزی - عبرانی - فارسی اور اردو اور پنجابی ہین ایک معقول دسترس رکھتے ہین اور اگر زیادہ زبانون پر مثل مفتی صاحب اون کا احاطہ نہ ہو تو کم از کم عربی اور انگریزی کے اعلیٰ تعلیم سے واقف ہون +

احمدیہ پبلک کو ہم نے اس مجمع سے کیون انٹروڈیوس کیا

تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کرین اور ہر ایک مقام کی احمدیہ جماعت کو لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ایسے مجمع قائم کرکے اپنے ممبرون مین سے ایسے افراد پیدا کرتی رہین جو اپنے اوقات کو تفقہ فی الدین اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف کرکے اس الہی سلسلہ کے انصار ثابت ہو سکین ہندوستان سے ہمین کوئی غرض نہین ہے کہ وہ اس مجمع کے ممبر ہون یا نہ ہون اور یہ مجمع اس اٹھائے کام کو نبھا سکے یا نہ نبھا سکے بہرحال ایسے مجمعون کی ضرورت تو ضرور ہے یہ وہ وقت نہین ہے کہ انسان دین سے بے فکر ہوکر بیٹھ رہے کیا تم نے یہ نہین سنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین سے اگر کوئی زیور کا دسوان حصہ ترک کرتا تو وہ گنہگار ہوتا تھا -

اور جس صورت مین تم نے ان اصحاب کرام کیساتھ ہونا ہے تو پھر دین سے بے فکری کے کیا معنے ہین اس خیال کی تائید مین ہمارے دوسرے آرٹیکل بھی دیکھنے کے قابل ہین جو اکثر احمدی قوم کے خادم اخبار بنام البدر مین شائع ہوتے رہینگے اور ہمارا یہ مقصد ہے کہ بیعت کے وقت جو اقرار دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا جاتا ہے اس کے ایفاء کے لئے مجموعی طور پر کوشش کرنے اور خدمت دین بجالانے کے واسطے ایسے مجمع اور کمیٹیان ایک بہت ہی عمدہ اور انسب طریق ہے اور ہر ایک مقام پر ان کی ضرورت ہے +

نوٹ - احمدیہ جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس پر اپنی اپنی رائے لکھکر روانہ کرین جو بعد انتخاب درج اخبار کیجاوے

کیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے +

مطبع الصدیق قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ فیض علی صاحب احمدی جہیکر شائع ہوا

ضمیمہ اخبار البدر - ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی

نمبر ۱ جلد ۱

وحی الٰہی کی ایک پیشگوئی جو پیش از وقت شایع کیجاتی ہے

چاہئے کہ ہر ایک شخص اسکو خوب یاد رکھے

اول ایک خفیف خواب مین جو کشف کے رنگ مین تھی مجھے دکھایا گیا کہ مینے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کیطرف منتقل ہو گئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد مین تھے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور وہ یہہ ہین۔

یبدی لک الرحمان شیئا۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ۔ بشارۃ تلقاھا النبیون۔

(ترجمہ) خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنیکے لئے کچھ ظہور مین لائیگا خدا کا امر آرہا ہے تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیون کو دی جاتی ہے۔ صبح پانچ بجے کا وقت تھا یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہہ خوشخبری دی۔

اس سے پہلے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء کو خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک وحی ہوئی تھی جو میری طرف سے حکایت تھی اور وہ یہ ہے۔ انی صادق صادق وسیشھد اللہ لی۔ ترجمہ۔ مین صادق ہون صادق ہون عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دیگا۔ یہ پیشگوئیان باواز بلند پکار رہی ہین کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے کوئی ایسا امر میری تائید مین ظاہر ہونیوالا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہو گی اور ایک وجاہت اور قبولیت ظہور مین آئیگی اور وہ خدا تعالیٰ کا نشان ہوگا تا دشمنون کو شرمندہ کرے اور میری وجاہت اور عزت اور سچائی کی نشانیان دنیا مین پھیلادے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

المشتہر **میرزا غلام احمد قادیانی**۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

چونکہ ہمارے ملک مین یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایکدوسری کو ہدیہ بھیجا کرتے ہین سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیجدیا ہے اس ہدیہ پر ہم اسکا شکر کرتے ہین اور ناظرین کو بھی خوشخبری دیتے ہین کہ عنقریب ہم ان نشانون کے متعلق بھی اشتہار شایع کرینگے جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک گذشتہ تین سالون میں ظہور مین آچکے ہین۔ منہ

(الصدیق پریس قادیان)